صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعہ مورخہ 29 نومبر 2002ء بمطابق 23 رمضان المبارک 1423 ہجری صبح گیارہ بجے منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، بخت جہان خان، مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعوُذُ باللّٰہ مِنَ الیشّطنِ الرّجیَم بِسمِ اللّٰہِ الرّحمٰنِ الرّحیَم.

وَعَدَاللّٰہُ الّذین اٰمَنُوْ امِنْکُمْ وَاعَمِلوُ الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُم فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَف الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ۔ وَلَیُمَکِّنِنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّ لَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوفِھِمْ اَمْنًا۔ یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا ۔ وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذَالِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۔ وَ اَقِیْمُو الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُو الزَّکوٰۃَ وَ اَطِیْعُو الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْن۔ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مُعْجِزِیْنَ فِی الْاَرضِ۔ وَمَاْوٰھُمُ النَّارُ۔وَلَبِئْسَ الْمَصِیْرُ۔ (سورہ نور آیت 35 تا 57)

(ترجمہ) اللہ نے وعدہ فرمایا ہے تم میں سے ان لوگوں کے ساتھ جو ایمان لائیں اور نیک عمل کریں کہ وہ اُن کو اسی طرح زمین میں خلیفہ بنائے گا جس طرح ان سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں کو بنا چکا ہے اُن کے لئے اُنکے اس دین کو مضبوط بنیادوں پر قائم کردے گا جسے اللہ تعالی نے ان کے حق میں پسند کیا ہے اور انکی موجودہ حالت خوف کو امن سے بدل دے گا پس وہ میری بندگی کریں اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور جو اسکے بعد کفر کرے تو ایسے ہی لوگ فاسق ہیں اور نماز قائم کرو زکوۃ دیا کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو امید ہے کہ تم پر رحم کیا جائے گا جو لوگ کفر کررہے ہیں ان کے متعلق اس غلط فہمی میں نہ رہو کہ وہ زمین میں اللہ تعالی کو عاجز کردیں گے ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ بڑا ہی برا ٹھکانا ہے.

جناب فضل ربانی ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب! میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں اگر اجازت ہو۔

جناب سپیکر: جی فضل ربانی صاحب!

جناب فضل ربانی ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب! آج کے اس اہم دن کے موقع پر جو جمعۃ الوداع کا دن ہے اور روزہ بھی ہے اور اسمبلی کے بھی بہت اہمیت والے دن ہیں، میں ایک ایسی بات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ آپ تمام لوگ میرے ساتھ اتفاق کریں گے کہ 1970ء سے لے کر آج تک جتنی بھی اسمبلیاں آئی ہیں، ان میں اکثریت اسمبلیوں میں ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب ایک تجربہ کار اور بہترین پارلمنٹیرین رہ چکے ہیں اور انہوں نے جس انداز میں اپنی سیاست کا آغاز کیا تھا، اس صوبے پر ان کا حق ہے، انہوں نے اس صوبے کی خدمت کی ہے، اس اسمبلی میں رہ چکے ہیں۔ ہمارے جو تجربہ کار پارلیمنٹیرین یہاں بیٹھے ہیں، ان کے ساتھ ان کے دوستانہ روابط رہ چکے ہیں۔ وہ یہاں پر اپوزیشن لیڈر رہ چکے ہیں تو اس صوبے پر ان کا حق ہے۔ میری دو تجاویز ہیں، ایک تو اس مبارک دن کے موقع پر ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب کیلئے دعائے مغفرت کی جائے اور دوسرا یہ کہ اگر ہاؤس اجازت دے اور آپ اس پر رولنگ دے دیں تو ایک ریفرنس تعزیتی ڈے ان کیلئے مختص ہونا چاہیئے تا کہ ان کی زندگی کے گوشوں کو اجاگر کیا جا سکے اور ہم جو نئے اس اسمبلی میں آئے ہیں، انہوں نے یہاں جو قراردادیں پیش کی ہیں اور جو خدمات علاقے کیلئے کی ہیں، صوبے کیلئے کی ہیں، جو قانون سازی یہاں ہوئی ہے، ان کے حوالے سے یہاں پر فل ڈے ریفرنس ہونا چاہیئے تا کہ ہم اس سے سیکھ سکیں اور ان کی زندگی کے وہ گوشے جو عوام سے اور ہم سے پوشیدہ ہیں یہاں اُجاگر ہو سکیں اور لوگوں کو ان کا پتہ چل سکے۔ تھینک یو ویری مچ۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر محمد یعقوب خان (مرحوم) کے حق میں دعا کی جائے۔ جناب مجاہد صاحب سے درخواست ہے۔۔۔

(اس مرحلے پر جناب محمد یعقوب خان مرحوم (سابق رکن اسمبلی) کی مغفرت کیلئے دعا کی گئی)

جناب محمد امین: جناب سپیکر صاحب! ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب باعث امتیازی سرحد تھے صوبائی اسمبلی کیلئے.......

جناب سپیکر: امین صاحب! بات ختم ہوگئی، دعا ہوگئی، بس۔ امین صاحب بہت قیمتی وقت ہے، جمعۃ الوداع کا دن ہے۔ میرے خیال میں پھر ہم فارغ نہیں ہو سکیں گے۔ اگر ہم ایجنڈے کے مطابق نہ چلیں (مداخلت)۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب محمد امین: جناب! آپ میری ایک عرض سن لیں۔

جناب سپیکر: اگر ہم اپنے ایجنڈے کے مطابق نہ چلیں تو میرا خیال ہے کہ پھر تو کام ختم نہیں ہو سکے گا۔

جناب محمد امین: سر، پلیز میری ایک درخواست ہے،ڈاکٹر محمد یعقوب خان ہر اسمبلی میں (مداخلت)۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی درخواست ہمارے سرآنکھوں پر ہے، ہمارے جذبات ایک دوسرے سے شاید زیادہ ہوں (شور) وہ ہمارے لئے ایک اثاثہ تھے، اللہ ان کی مغفرت فرمائے، انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے۔ (آمین)

جناب محمد مظہر جمیل خان علیزئی: جناب سپیکر! صاحب سب سے پہلے میں آپ کو سپیکر بننے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ دوسرا ہمارا بھی ایک مسئلہ ہے کہ ہمارے ڈی آئی خان میں اس وقت حالانکہ دو ہسپتال ہیں، ایک ڈسٹرکٹ ہسپتال پرانا جو پہلے سے کام کر رہا ہے-------

جناب سپیکر: علیزئی صاحب! میں آپ سے ریکویسٹ کرونگا-----

جناب محمد مظہر جمیل خان علیزئی: نہیں سر، یہ کرنے کی بات ہے

جناب سپیکر: نہیں، نہیں- میرے خیال میں----

جناب محمد مظہر جمیل خان علیزئی: اسکے بعد وہاں پر مولانا مفتی محمود صاحب کا میموریل ہسپتال بھی بن چکا ہے لیکن ہمارے تیس ڈاکٹروں کو پچھلے دو دنوں میں سرپلس پول میں ڈال دیا گیا ہے حالانکہ وہ ڈسٹرکٹ کیڈر کے ہیں اور ڈی آئی خان کے لوگ تھے، انکو ایڈجسٹ کیا جا سکتا تھا مولانا مفتی محمود ہسپتال میں لیکن حکومت نے، حکومت وقت جو اسی وقت کام کر رہی ہے۔۔۔۔۔ (قطع کلامیاں شور) ایک آواز پہلے حکومت تو بننے دیں) (شور)

جناب محمد مظہر جمیل خان علیزئی: میں بھی یہی بات کر رہا ہوں کہ جو حکومت وقت ہے، انہیں نے ایسا کیا ہے، آپ سے گلہ نہیں کر رہا ہوں حکومت وقت کے حوالے سے کہہ رہا ہوں کہ جو کام وہ کر رہی ہے اس کو روکا جائے (شور)

جناب سپیکر! بس اسی Ascertainment کے لئے ہم نے ایجنڈے کو رکھا ہے (مداخلت)

جناب محمد مظہر جمیل خان علیزئی: یہ جو آرڈر پاس ہوا ہے ڈاکٹروں کا ڈی آئی خان کے ڈاکٹروں کا کل یہ آرڈر پاس ہوا ہے-(قطع کلامی شور)

جناب ظفر اعظم: جناب سپیکر، میں آپ سے دو منٹ لونگا.(شور)(قہقہہ)

Mr. Speaker, please let me to

مولانا فضل علی: میرا مسئلہ یہ ہے کہ میں------

جناب سپیکر نہیں ایجنڈے کے مطابق آپ نہیں چلیں، اور آپ ایسے چلیں گے تو میرے خیال میں یہ ایجنڈا تو اختتام پذیر ہو گیا-

مولانا فضل علی: چونکہ میرا تعلق ایم ایم اے کے ساتھ ہے میں حکومتی پارٹی سے تعلق رکھتا ہوں، میرا حق نہیں بنتا کہ میں آج کوئی بات کروں لیکن ایک بات جو آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ میری بات سننے کے بعد آپ بھی مجھ سے اتفاق کریں گے میں ایک بات کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں، بلکہ احتجاج کرنا چاہتا ہوں مرکزی حکومت سے- (مداخلت)

جناب سپیکر! نہیں، مجھے یقین ہے لوگوں نے آپ کو اپنے مسائل حل کرنے کی لئے یہاں اس معزز ایوان میں بھیجا ہے اور یہ سارے ان کے جذبات ہیں اور انشاءاللہ آپ کو بہت ٹائم ملے گا، ہر ایک کو ٹائم ملے گا لیکن میرے خیال میں ایجنڈے پر جو آئیٹم موجود ہیں وہ بہت ضروری ہیں پہلے اس پراسیس کو Complete ہونے دیں میں آپ سے استدعا کرتا ہوں پلیز، پلیز پلیز......................

مولانا فضل علی: میں ایک منٹ کے اندر اپنی بات کرونگا.

Mr Speaker: Please, Please............................

مولانا فضل علی: میں ایک منٹ میں بات کرلونگا.انشاءاللہ آپ میرے ساتھ ہو جائینگے میں ریکولیسٹ کرتا ہوں، ایک منٹ میں بات کرلونگا.

جناب سپیکر! بھئی میں نے کہہ دیا ناں Let us proceed according to Agenda

مولانا فضل علی: اچھا جی

(قائد ایوان کا چناؤ)

جناب سپیکر، معزز اراکین اسمبلی! جناب صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان نے اسمبلی کے ممبران کی اکثریت کا اعتماد رکھنے

والے رکن کا تعین (Ascertainment) کرنے کیلئے اسمبلی کا خصوصی اجلاس بلایا ہے اس سلسلے میں باقاعدہ طور سے Proposal Farms مورخہ 27 نومبر 2002ء کو ہاؤس میں تقسیم کیے گئے تھے۔ اور مجھے حاجی قلندر خان اور جناب اکرم خان درانی پر اعتماد کے لئے کاغذات نامزدگی بمعہ قرارداد موصول ہوئے ہیں حاجی قلندر خان صاحب، ایم پی اے کے تجویز کنندہ اور تائید کنندہ مندرجہ ذیل ہیں۔

سید مرید کاظم صاحب. تجویز کنندہ

جناب مختیار علی صاحب. تائید کنندہ

جناب اکرم خان درانی کے تجویز کنندہ اور تائید کنندہ مندرجہ ذیل ہیں.

1- جناب سراج الحق، تجویز کنندہ! جناب ظفر اعظم، تائید کنندہ

2- جناب پیر محمد خان، تجویز کنندہ، جناب اسد اقبال، تائید کنندہ

جملہ موصول شدہ کاغذات نامزدگی درست قرار پائے گئے لہذا ایوان کی رائے معلوم کرنے کیلئے مروجہ قواعد 1988ء کے قاعدہ 214 بمعہ 215 کے مطابق رائے شماری کی جائے گی یعنی جو معزز اراکین کسی نامزد ممبر پر بحیثیت وزیر اعلی کے اعتماد کے حق میں ہوں، قرارداد پیش ہونے کے بعد وہ کھڑے ہو جائیں گے اور ہاتھ اٹھائینگے اور جو مخالف ہوں وہ اپنی سیٹوں پر بیٹھے رہیں گے گنتی کے بعد جو حق میں نہ ہوں وہ کھڑے ہو جائینگے اور ہاتھ اٹھائینگے اور ان کی گنتی کی جائیگی اس طرح جس امیدوار پر سب سے زیادہ ممبران اسمبلی نے وزیر اعلی کے عہدے کیلئے اعتماد کا اظہار کیا، وہ آئین کے آرٹیکل 130 کی شق (2 الف) کے تحت وزیر اعلی بننے کے لئے مستحق قرار پائے گا.

To fulfil the requirment of ruls 214 and 215 of the ruls of procedure nd conduct of Business rules,1988, syed Murid Kazim,MPA to please move the resolution

<u>سید مرید کاظم شاہ:</u> جناب سپیکر! میں قرارداد پیش کرتا ہوں کہ اس اسمبلی کی رائے میں حاجی قلندر خان رکن صوبائی اسمبلی کو صوبائی شمال مغربی سرحدی صوبے کی اکثریت کا اعتماد حاصل ہے۔

<u>Mr. speaker</u>: The motion before the House is that Haji Qalandar Khan, M.P.A, Commands the confidence of the majority of the Members of this august House of the provincial Assembly of the North-West Frontier Province.

Muly

Mr. siraj-ul-Haq, MPA and Mr Pir Muhammad Khan, MPA to please move their resolutions one by one.

جناب سراج الحق: قرارداد پیش کرتا ہوں کہ اسمبلی کی رائے میں جناب اکرم خان درانی، رکن صوبائی اسمبلی کو اراکین، صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ کی اکثریت کا اعتماد حاصل ہے۔

Mr Pir Muhammad khan: Resolution Mr. Speaker Sir, I beg to move that in the opinion of this Provincial Assembly, Mr. Akram khan Durrani, commands the confidence of the majority of the Members of the Provincial Assembly of the North-West Frontier Province. Thank you, Sir.

Mr. Speaker: The motion before the House is that Mr. Akram Khan Durrani, MPA, commands the confidence of the majority of the Members of this august House of the Provincial Assembly of North West Frontier Province. Now the House Will have to decide that who has the cenfidence of the majority of the Members of this august House! Those who are in favour of Haji Qalandar Khan, M.P.A, to please stand up near their seats.

(اس مرحلے پر گنتی کی گئی)

(In favour----41)

Mr. Speaker: Those who are in favour of Mr. Akram Khan Durrani, MPA, please stnad up near there Seats.

(اس مرحلے پر گنتی کی گئی)

(In favour----78)

Mr. Speaker: Mr. Akram Khan Durrani, MPA, has secured 78 votes.
(Applause)

(آوازیں نعرہ تکبیر، اللہ اکبر)

Mr. Speaker: Please, please, Haji Qalandar Khan, MPA, has secured 41 votes.

(Applause)

Mr. Akram Khan Durrani, MPA, has got the confidence of the majorty of the Members of the Assembly. میرے خیال میں اس سے پہلے کہ آپ لوگ کچھ بولیں، مجھے بھی اگر تھوڑا سا وقت دیا جائے اپنی گزارشات آپ کے سامنے عرض کرنے کیلئے۔ اجازت ہے؟ Thank you very much.

جناب سپیکر کا سپاس تشکر

جناب سپیکر: نَحمَدَ ہٗ وَنُصَلِي عَلٰى رَسُولِهِ الْكَرِيم. فَاَمَّا بَعْدَ اَعُوذُ بِا اللّٰهِ مِنَ الشَّيطٰنِ الرَّجِيم۔ بِسْمِ اللّٰه الرَّحمٰنِ الرَّحِيْم. رَبِّ اشْرَحْ لِی صَدرِی وَيَسِّرلِیَ اَمرِی وَاحلُل عَقدةً مِنَ لِّسانی يَفقَهُوُ قَولی ہ صَدَقَ اللّٰه.

معزز اراکین اسمبلی! السلام علیکم، سب سے پہلے میں آپ سب کو آپ کی شاندار کامیابی پر دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تبارک تعالی ہم سب کو یہ توفیق عطا فرمائے کہ عوام نے ہم کو اپنا نمائندہ منتخب کر کے ہم پر جو ذمہ داری ڈالی ہے اسے ہم بطریق احسن انجام دے سکیں.

میں آپ سب کا انتہائی مشکور ہوں کہ آپ نے بھر پور اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے مجھے اس ایوان کا سپیکر منتخب کیا ہے اور عزت بخشی میں اس عزت افزائی کے لئے دل کی اتھاہ گہرئیوں سے آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں۔معزز اراکین اسمبلی کے لئے یہ انتہائی برکت اور سعادت کا موقع ہے کہ رمضان المبارک میں حلف برداری کے لئے اجلاس بلایا گیا اور سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کا انتخاب کیا گیا اور آخری مرحلہ قائد ایوان کی شکل میں آج تکمیل کو پہنچ گیا یہ وہ بابرکت مہینہ ہے جس میں قرآن پاک کا نزول ہوا، جس میں بدر کا حق و باطل کا معرکہ ہوا اور مٹھی بھر مسلمانوں کو کفار پر فتح نصیب ہوئی، اسی مہینے میں مکہ فتح ہوا، اسی میں ہمارے ملک پاکستان کا قیام عمل میں آیا اور اسی ہی بابرکت مہینے میں جمہوری اقدار کی بحالی کی طرف پیش رفت ہوئی قرآن پاک میں ارشاد باری تعالی ہے۔

يَاۤاَيّهاَالّذِيْنَ آمَنُو كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الّذِيْنَ مِن قَبلِكُم لَعَلّكُم تَتّقُون۔ یعنی اے ایمان والو، روزے تم پر فرض کیے گئے ہیں، جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تا کہ تم پرہیز گار بنو۔ حضرت سلمان فارسیؓ سے حضورﷺ کی حدیث روایت ہے کہ آپ نے شعبان کے آخری دن خطبہ دیا جو کہ ایک تاریخی خطبہ ہے۔اس کا مفہوم کچھ اس طرح ہے آپﷺ نے فرمایا کہ رمضان کے مہینے میں نفل دیگر مہینوں کے فرض کے برابر درجہ رکھتے ہیں اور اس مہینے میں ایک فرض کا ثواب ستر فرضوں کے ثواب کے برابر ہے اس مہینے میں ایک رات ایسی ہے جو کہ ہزار مہینوں سے بہتر ہے یعنی لَيْةَ الْقَدر ''۔حدیث قدسی ہے کہ رمضان المبارک کا پہلا عشرہ رحمت ہے، دوسرا عشرہ مغفرت ہے اور تیسرا جہنم سے آزادی ہے. انہی برکتوں کی وجہ سے انشاء اللہ ہماری اسمبلی مثالی ہوگی. معزز اراکین

اسمبلی اس اسمبلی کواس وجہ سے بھی خصوصی اہمیت حاصل ہے کہ اگرایک طرف انتہائی جید علمائے کرام اس معزز ایوان کے ممبران ہیں تو دوسری طرف انتہائی کہنہ مشق، تجربہ کار، پارلیمانی امور پر عبوراور وسیع تجربہ رکھنے والے معزز اراکین موجو ہیں جو اسلامی نظام کے نفاذ، جمہوریت اور جمہوری اقدار کے فروغ کے لئے اپنا بھر پور کردار ادا کریں گے اور اس صوبے کے کروڑوں عوام کی بھر پور نمائندگی کا حق ادا کریں گے۔ اسلام میں خواتین کے حقوق کا جو تعین کیا گیا ہے دنیا کے کسی بھی مذہب میں اتنے حقوق نہیں دیئے گئے۔ ہم سب عہد کرتے ہیں کہ اپنی نومنتخب بہنوں کے حقوق کا خصوصی خیال رکھیں گے اقلیتی ارکان اسمبلی کا خیال رکھا جائے گا اور انکے حقوق کی پاسداری کی جائے گی۔

معزز اراکین اسمبلی! سپیکر کا عہدہ تمام تر سیاسی وابستگیوں سے بالاتر ہوتا ہے میں آپ سب کو یقین دلاتا ہوں کہ میں انشاء اللہ اپنے فرائض منصبی نہایت ایمانداری، غیر جانبداری اور صدق دل کے ساتھ ادا کرتا رہوں گا مجھے احساس ہے کہ سپیکر پورے ایوان کا محافظ ہوتا ہے اور میں سپیکر کے عہدہ سے منسلک تمام تر ذمہ داریاں احسن طریقے سے ادا کرنے کی پوری کوشش کروں گا اور اس معزز ایوان کا وقار بڑھانے اور بہترین روایات قائم کرنے کی کوشش میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کروں گا - میں اس بات کا بھی عہد کرتا ہوں کہ میں بلاامتیاز تمام اراکین اسمبلی کو ساتھ لے کر چلوں گا۔ میں آپ سب سے بھی یہ اُمید رکھوں گا کہ ایوان کے اندر اور باہر آپ میری ہر ممکن رہنمائی فرمائیں گے اور میرے ساتھ تعاون کریں گے۔

معزز اراکین اسمبلی! آپ بخوبی واقف ہیں کہ یہ اسمبلی اس صوبے کا معزز ترین ایوان ہے۔ اس میں ہم نے قوانین بنانے ہیں اسی میں ہم نے اپنے اپنے علاقے کے رہنے والے لوگوں کی تکالیف اور مسائل کو اجاگر کر کے ان کا حل ڈھونڈنا ہے۔ اسی میں ہم نے مل کر اس پسماندہ صوبے اور اسکے غریب عوام جو کہ بے پناہ مسائل کے گرداب میں گھرے ہوئے ہیں، کی غربت اور بے روزگاری دور کرنی ہے۔ اسی میں ہم نے بدعنوانی کے شکار عوام کے حقوق کے لئے موثر نمائندگی کا حق ادا کرنا ہے۔ اسی میں ہم نے مظلوموں کے دفاع میں آواز اٹھانی ہے اور اسی ادارے میں ہم نے ملک اور صوبے کی بہتری کے لئے تدابیر مرتب کرنی ہیں۔

معزز اراکین اسمبلی! ہم سب کو اس امر کا بھی پورا خیال رکھنا ہے کہ یہ اسمبلی انتہائی تعلیم یافتہ ممبران صاحبان پر مشتمل ہے ایسا نہ ہو کہ ہمارے جوش خطابت میں غیر معیاری طرز کلام اور تقاریر سے اس معزز ایوان کا وقار مجروح ہو جائے. ہم سب کو یہ عہد کرنا ہے کہ جب ہم اسے چھوڑ کر جائیں تو اس تسلی کے ساتھ جائیں کہ ہم نے اس معزز ایوان کے وقار میں

اضافہ کیا ہے اور اس میں بہترین روایات چھوڑی ہیں۔

معزز اراکین اسمبلی! حزب اقتدار اور حزب اختلاف جمہوریت کی گاڑی کے دو پہیے ہیں اور ایک لمحہ کے لئے بھی اگر کسی ایک کو نظر انداز کر دیا جائے تو گاڑی کبھی بھی اپنی منزل مقصود تک نہیں پہنچ پائے گی۔ میں انشاء اللہ حزب اقتدار اور حزب اختلاف کا تصور ختم کر کے پورے ایوان میں بھائی چارے کی فضا قائم کرنے کی کوشش کروں گا (تالیاں) اور سب کے ساتھ قاعدہ و قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے انصاف کروں گا اور کسی کو یہ موقع فراہم نہیں کروں گا کہ وہ مجھ پر جانبداری کا الزام لگا سکے اور امید رکھتا ہوں کہ آپ بھی اس سلسلے میں میرے ساتھ تعاون فرمائیں گے. میں صحافی برادری کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اسمبلی اجلاس کی کوریج کے لئے صبح سے پریس گیلری میں موجود ہیں. صحافت ایک معزز پیشہ ہے اور یقیناً اس معزز پیشے سے منسلک افراد بھی انتہائی معزز اور قابل احترام ہیں. میں ان سے توقع رکھتا ہوں کہ وہ ہمیشہ کی طرح آئندہ بھی اجلاسوں کی کوریج میں مثبت کردار ادا کرتے رہیں گے. پریس اور الیکٹرانک میڈیا سے تعلق رکھنے والے بھائی اس صوبے سے وابستہ مسائل اور عوامی تکالیف سے زیادہ باخبر ہیں لہذا وہ ان مسائل کو اجاگر کرنے میں مثالی کردار ادا کریں گے. سیکورٹی سے تعلق رکھنے والے افسران اور نوجوانان کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے امن و امان کا خیال رکھا ہے اور اسمبلی ممبران صاحبان کے ساتھ ساتھ معزز مہمانان گرامی کی سیکورٹی کا خاص خیال رکھا ہے. میری ان سے گزارش ہے کہ آئندہ بھی کسی معزز رکن یا مہمان کو انکے کردار یا فعل سے کوئی تکلیف نہ پہنچے اور انکی دل آزاری نہ ہو. اسمبلی سٹاف اور افسران کا بھی ممنون اور مشکور ہوں کہ انہوں نے میرے سپیکر منتخب ہونے پر انتہائی خوشی کا اظہار کیا ہے۔ میں ان سے ہر قدم پر رہنمائی کی امید رکھتا ہوں۔

معزز اراکین اسمبلی! آپ سب دیکھ رہے ہیں کہ ہمارا موجودہ اسمبلی ہال انتہائی تنگ ہے اس میں عارضی طور پر اجلاس منعقد کرنے کے لئے انتظامات کیے گئے ہیں. نئے اسمبلی ہال کی تعمیر پر کام ہو رہا ہے جس کی تکمیل تک ہم نے اسی ہال میں گزارا کرنا ہے اس کے ساتھ یہ بھی بتانا مناسب سمجھتا ہوں کہ انشاء اللہ ایم پی اے ہاسٹل سے بہت جلد احتساب کے دفاتر حیات آباد منتقل ہو جائیں گے (تالیاں) اور اسکی تزئین و آرائش کے فوراً بعد معزز اراکین کیلئے کمرے الاٹ کر دیئے جائیں گے فی الحال اسمبلی سیکرٹریٹ کی طرف سے جن عارضی انتظامات کے لئے اقدامات کیے گئے ہیں ان پر عمل درآمد کیا جائے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بات کہنی بھی ضروری ہے کہ لیڈر آف دی ہاؤس کو بھی مبارک باد دوں لیکن ہم سب کو پتہ نہیں لگتا کہ کس کو لیڈر آف دی اپوزیشن آنا ہے۔ جب ان کی ضرورت ہو تو ان کی جمہوریت پسندی کو داد دیتا ہوں۔

جناب بشیر احمد بلور صاحب

اراکین کی جانب سے ہدیہ تہنیت

جناب بشیر احمد بلور: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ جناب سپیکر صاحب! میں آپکا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اجازت دی سب سے پہلے میں اکرم خان درانی کو جو ہمارے چیف منسٹر منتخب ہوئے ہیں دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں اور یہ ایک جمہوری طریقہ ہے اور اس کے لئے کسی کے ساتھ ہماری زیادتی یا اختلاف کی بات نہیں ہے، یہ جمہوریت ہے اور جمہوریت کا طریقہ یہی ہے کہ الیکشن ہوتے ہیں، کوئی جیتتا ہے اور کوئی ہارتا ہے اور میں درانی صاحب کو مبارک باد دیتے ہوئے یہ بھی یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ صوبائی حقوق کے لئے اور اسی صوبے کے وسائل حاصل کرنے کے لئے جس کے بارے میں ہمیں یہ کہا جاتا ہے کہ صوبے کے وسائل بہت کم ہیں جسکی وجہ سے ہمیں وہ ترقیاتی منصوبے جو ہمارے صوبے میں ہونے چاہیئں ہمیں نہیں ملتے مگر میں اس ہاؤس کو بتانا چاہتا ہوں کہ خدا کے فضل سے ہم سارے پاکستان میں سب سے زیادہ ہم پر خداوند کریم مہربان ہے جس نے ہمیں ایسے وسائل دیئے ہیں کہ جن کو استعمال کیا جائے تو میں دعوی سے کہتا ہوں کہ پاکستان میں اس سے زیادہ امیر صوبہ کوئی نہیں ہوسکتا۔(تالیاں) ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ پنجاب کی زرعی زمینوں کا جو محاصل ہے جس میں کپاس ہے، جس میں گندم اور چاول ہے، چاول جو سب سے زیادہ ایکسپورٹ ہوتا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ خدا یہ سب کچھ ان کو نصیب کرے اور یہ آمدن جو ہے، یہ ان کو ہی ملے ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ سندھ میں جو پورٹ ہے اس کی وجہ سے سندھ کو جو مراعات حاصل ہیں، خدا سندھ کے صوبے کو نصیب کرے اور ہم یہ بھی کہتے کہ بلوچستان میں جو معدنیات ہیں جو گیس ہے خدا ان کو نصیب کرے مگر ہمارے صوبے میں جو ہمارے وسائل ہیں خدا کے لئے انکے لئے ہمیں جدوجہد کرنی چاہیئے اور جدوجہد کرنی ہوگی اور اس ایوان کی وساطت سے میں وزیراعلی صاحب کو اسکا یقین دلاتا ہوں اور ہمارے جو وسائل ہیں، میں مختصر ٹائم میں یہ عرض کرتا چلوں کہ خدا نے اتنی مہربانی کی ہے کہ ہمیں دریا دیئے ہیں، پہاڑ دیئے ہیں ایک بند ڈال کر ہم اربوں روپے کی پاور جس کو بجلی کہتے ہیں، ہم حاصل کر سکتے ہیں ہمارے صوبے میں تمباکو کی ایکسائیز ڈیوٹی جو ہے، وہ آڑتیس (38) ارب روپے ہیں ہمارے صوبے کی معدینات، ہمارے صوبے کا ماربل جو ہے تو وہ پاکستان میں سب سے بہترین ہے۔ ہمارے جنگلات جو ہیں پاکستان میں ایسے جنگلات کہیں نہیں جو ہمارے صوبے کے ہیں مگر سب کچھ ہوتے ہوئے بھی ہمارا صوبہ سب سے غریب صوبہ ہے غریب اس لئے ہے کہ آپ دیکھیں تو بیس لاکھ میرے

پختون بھائی، میرے صوبے سے بھائی بچے، سندھ جا کر مزدوریاں کرتے ہیں اگر کوئی مالدار ہوتا ہے تو تھوڑی بہت زمین بیچ کر وہ دوبئ چلا جاتا ہے اور امارات میں جا کر وہ نوکریاں کرتے ہیں کس کو ضرورت نہیں ہے کہ وہ اپنے گھر میں کام نہ کرے؟ آدھی روٹی پر بھی لوگ تیار ہوتے ہیں اپنے گھر میں کام کرنے کے لئے مگر یہاں وسائل نہ ہونے کی وجہ سے ایسے حالات پیدا ہو گئے ہیں کہ آج ہمارے بچے سندھ میں جا کر کیا کرتے ہیں؟ سپیکر سر! وہاں بوٹ تک پالش کرتے ہیں ہمارے ایک دوست خان عبدالخالق خان مردان سے ایم این اے رہ چکے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں آج سے بیس، پچیس سال پہلے کراچی گیا۔ ایک روز میں بازار اپنی چپلی پالش کرانے گیا تو جو پالش کر رہا تھا تو وہ ایک بڑا خوبصورت بچہ تھا تو میں نے اسے کہا کہ ایے هلکه پشتون یئے، وئیل ئے چه آوء جی' میں نے اس سے کہا کہ یہاں کس لئے آئے ہو تو وہ کہنے لگا کہ جناب مزدوری کے لئے، چپلیاں پالش کرنے کے لئے آیا ہوں تو میں نے کہا کہ کیوں تمہارے علاقے میں لوگ چپلیاں نہیں پہنتے، کہ وہاں پالش کا کام جب پالش ہی کرنی ہے تو وہاں پر بھی پالش کر سکتے ہو تو اس بچے نے کہا کہ ته ده کوم حائے یئے ''ته د گڑھی خان یئے، تاته پته نه لگی ته حما دیرے ته لاڑ شه چه تاته پته اولگی، هلته پیزار نشته زئه حه پالش کوم؟ پوچھا کہ تم کہاں کے ہو؟ تو اس نے کہا کہ میں مردان کا ہوں تو اس نے کہا کہ ته خان یئے تاته پته نه لگی لاڑ شه چه تا ته پته اولگی. وہاں جا کر دیکھیں کہ میرے لوگوں کے پاس بوٹ نہیں ہیں چپلیاں نہیں ہیں، میں وہاں کیا پالش کروں؟ تو ہم اتنے غریب نہیں ہیں خدا کے فضل سے وسائل ہمارے سب سے زیادہ ہیں۔ مگر ہمارے وسائل پر دوسرے لوگوں نے قبضہ کیا ہوا ہے ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے وسائل ہمارے صوبے کو ملیں. جناب سپیکر! یہاں کفر کی حکومت چل سکتی ہے مگر ظلم کی حکومت نہیں چل سکتی میری درخواست ہو گی آپ سے کہ جس طرح قرآن کریم میں ہے کہ جو لوگ قرآن کریم کے قانون کے مطابق فیصلے نہیں کرتے وہ ظالم ہیں، وہ کافر ہیں، وہ فاسق ہیں۔ تو مہربانی کر کے ہمیں چاہیئے کہ ہم انگریز کے قانون کو ختم کر دیں سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ کو ختم کرتے ہوئے خدا اور خدا کے قانون کے مطابق ہمیں یہاں فیصلے کرنے چاہئیں .....(تالیاں) ہمیں بے روزگاری ختم کرنی چاہیے حکومت نے بے روزگاری کے خاتمے کے لئے ایک لاکھ لوگوں کو نوکریاں دینے کا فیصلہ کیا ہوا ہے لوگوں سے وعدہ کیا ہوا ہے ہمیں چاہیے کہ ہم وہ وعدہ پورا کریں اور ہم مہنگائی ختم کریں اس صوبے اور اس ملک میں بے روزگاری ختم کریں یہ جو سرپلس پول کی باتیں ہوتی ہیں لوگوں کی نوکریوں کو جو خطرہ ہے، اس کو ختم کریں تا کہ لوگ خوشحال ہوں اور ہم نے لوگوں کے ساتھ جو وعدے کیے ہیں، وہ وعدے بھی پورے ہوں----

جناب سپیکر صاحب! ہم غریب لوگ ہسپتالوں میں جاتے ہیں تو ہسپتالوں میں دوائی نہیں ملتی، ہسپتال میں ڈاکٹر نہیں ہوتے، اس کے لئے ہم وزیراعلی صاحب سے یہ درخواست کریں گے کہ ان اہم چیزوں پر توجہ دیں اور کوشش کریں کہ ایسے حالات پیدا ہوں کہ اس صوبے میں غریب عوام کو بھی کچھ مل سکے۔ مہنگائی بھی ختم کی جاسکے۔ سپیکر سر! ہمیں وزارتوں سے کوئی ایسی دلچسپی نہیں ہے۔ خدا کے فضل سے میں تین دفعہ اس صوبے میں وزیر رہا ہوں اور دو دفعہ میں نے اس وزارت سے استعفی دیا ہے ایک دفعہ جمہوریت کیلئے استعفی دیا تھا جب اس وقت کے صدر غلام اسحاق خان نے نواز شریف کی حکومت توڑی تھی اور ایک دفعہ اس حکومت سے اس صوبے کے نام کیلئے میں نے استعفی دیا تھا ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے غریب عوام کی، چاہے کسی کے ہاتھ سے ہو جائے مجھے فخر ہوگا اور میں احترام کرونگا اپنے بھائی چیف منسٹر اکرم خان درانی کا کہ خدا کرے کہ ان کے ہاتھ سے حنما لالیے دے جوڑ شی چه هر چا په دارو وی، ہمارا ایمان ہے کہ ہمارا بچہ جو ہے، ہمارے لوگوں کو مل جائے، چاہے جس طریقے سے بھی ہو۔ جہاں سے بھی ہو۔ ہمارا صوبہ بھی اسی طرح ترقی یافتہ ہو، جس طرح پاکستان کے باقی صوبے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! آخر میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے تقریر اُردو میں اس لئے کی کہ آج میری ایک بہن آئی میرے پاس اور اس نے کہا کہ جب آپ پشتو میں تقریر کرتے ہیں تو ہمیں آپ کی باتوں کی سمجھ نہیں آتی لہذا آپ ریکویسٹ کریں سارے ہاوس کو کہ جب تک آپ کی ٹرانسلیشن کا پہلے سسٹم ہوتا تھا، پتہ نہیں اس بار ٹرانسلیشن کا سسٹم کیوں نہیں ہے۔؟۔۔۔(تالیاں) تو میں آپ سے یہ بھی درخواست کروں گا کہ وہ سسٹم بھی آپ بحال کریں۔

Mr.Speaker: Noted

جناب بشیر احمد بلور: تو وہ سسٹم بھی آپ بحال کریں اور میں درخواست کروں گا اپنے بھائیوں سے اور میری بہنوں نے جو کہا ہے کہ آپ مہربانی کر کے اردو میں بات کریں تا کہ وہ بھی سمجھ سکیں۔ میں ایک دفعہ پھر آپ کو، پورے ہاوس کو اور خاص کر اپنے نومنتخب وزیراعلی صاحب کو دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں۔۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: ایک تجویز ہے سردار عنایت اللہ خان گنڈاپور کے بڑھاپے کو مدنظر رکھتے ہوئے اگر ان کو پہلے پانچ منٹ دیئے جائیں تو میرے خیال میں بہتر رہے گا ٹھیک ہے؟ Thank you

سردار عنایت اللہ خان گنڈاپور:

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم. نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِہِ الْکَرِیم. جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے نومنتخب وزیراعلیٰ کو اپنی اور اپنے آزاد ساتھیوں کی طرف سے دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔۔۔۔(تالیاں) اور اس کے ساتھ یہ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپکو اور ہم سب کو اپنے دین، اپنے ملک اور عالم اسلام کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

سپیکر صاحب! میں آپ کے توسط سے جناب وزیراعلیٰ صاحب کی اعلیٰ ظرفی اور بلند اخلاقی کا ایک بار پھر شکریہ ادا کرتا ہوں کہ پرسوں میں جب ان کی شوریٰ میں گیا تو انہوں نے میری اتنی قدر کی جتنی کہ مجھے امید نہیں تھی وہ میری امید سے زیادہ کی میں جناب اکرم خان درانی اور ان تمام اراکین کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جو اس میٹنگ میں بیٹھے تھے اور باوجود میرے غیر اسلامی لباس اور غیر اسلامی وضع قطع کے وہ مجھے خندہ پیشانی سے برداشت کرتے رہے۔ یہ تاثر جو عام تھا کہ مذہبی طبقے میں رواداری نہیں ہے وہ اثر سب زائل ہو گیا. خدا آپ کو اس کا اجر دے. آپ نے بہت اچھا کیا. میری زندگی Three times بڑی advanturous رہی ہے اور میری اس کتاب میں یہ ایک خوش آئند باب کا اضافہ آپ علماء حضرات نے کیا ہے میں آپ کا مشکور ہوں اور صوبہ کے لوگوں نے جناب محترم وزیراعلیٰ کی ذاتی، خاندانی اور جماعتی شرافت سے بہت سی امیدیں وابستہ کر رکھی ہیں. ہم امید کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ان لوگوں کے اعتماد پر پورا اتارے۔ (آوازیں --آمین) ایک گزارش میں آخر میں نہایت ادب سے کرنا چاہتا ہوں کہ خدا کے لئے مرکزی حکومت سے رسہ کشی نہ کریں۔ آپ کے اور ہمارے اپنے مسائل بہت سارے ہیں ہم لوگوں کی غربت، لوگوں کے رسل و رسائل، لوگوں کے پینے کے پانی کے تعلیم کے، ان سب کے اتنے مسائل ہیں کہ اس رسہ کشی سے آپ اور ہم برداشت کر سکتے ہیں اس سختی کو لیکن اسکا سارا اثر ان لوگوں پر پڑے گا جن لوگوں نے آپ کو اور ہم لوگوں کو منتخب کر کے یہاں بھیجا ہے۔ آپ دیکھتے ہیں ہر ایک آدمی یہ محسوس کر سکتا ہے کہ خربوزہ چاقو پر گرے یا چاقو خربوزے پر گرے، نقصان کس کا ہوگا؟ نقصان تو خربوزے کا ہی ہے تو ہم مرکز کے ساتھ محاذ آرائی میں الجھ کر اپنے لوگوں ہی کو مایوس کریں گے. میری آپ سے یہ درخواست ہے کہ آپ مہربانی کر کے اور ہاں یہ بات میں واضح کر دوں کہ میرا یہ ذاتی عقیدہ ہے کہ ہم آپ سے وہ حکومت نہیں چاہتے جو فدوی قسم کی اور Colourless ہو. ہم یہ چاہتے ہیں کہ عزت نفس کے ساتھ اور اپنے عقائد اور

ہمارے عقائد اور ہماری عبادت میں کوئی حائل نہیں ہوتا تو خوامخواہ Sabrerifling کی اور اشتعال انگیزی کی ضرورت نہیں ہے۔ اس سے ہمارے ان لوگوں کو نقصان پہنچے گا اور جو موقع آپ کو خدا نے دیا ہے کہ آپ اپنے لوگوں کی خدمت کریں، وہ اس رسہ کشی میں گزر جائے گا. میری صرف یہی درخواست تھی میں بہت کچھ کہنا چاہتا تھا مگر آج جمعہ ہے اور ابھی بہت سے ساتھیوں نے بھی بات کرنی ہوگی.

<u>جناب سپیکر</u>: جناب عبدالاکبر خان!

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: جناب سپیکر! Thank you very much جناب سپیکر میں انتہائی مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقعہ دیا اور پرسوں چونکہ وقت کم تھا تو ہم آپ کو خراج تحسین پیش نہ کر سکے آج چونکہ وزیراعلیٰ صاحب بھی منتخب ہو چکے ہیں اور یہ موقع ہے کہ میں آپ دونوں کو اپنی طرف سے اور پاکستان پیپلز پارٹی (پارلیمنٹیرین) کی طرف سے مبارکباد دے دوں۔

جناب والا! آپ دونوں اس ایوان کے تجربہ کار، Seasoned Parliamentarian ہیں ہمیں اس بات پر خوشی ہے کہ آج جو آئیں گے یا اس ملک کے اور اہم اداروں کے سربراہ Elect ہوئے ہیں، وہ دونوں اس ایوان میں اس سے پہلے کافی دفعہ رہ چکے ہیں، اور آپ کو خاصا تجربہ ہے اس ایوان کو چلانے کا اور وزیراعلیٰ صاحب کو خاصا تجربہ ہے اس ایوان میں بیٹھنے کا. جناب والا! آپ دونوں کی ذات سے متعلق مجھے معلوم ہے کہ آپ اپوزیشن میں رہ چکے ہیں مجھے معلوم ہے کہ آپ دونوں کی ذات ہر چیز سے مبرا تھی آپ نے ہر وقت اپوزیشن کا ساتھ دیا اور اگر آج یہاں وزیراعلیٰ صاحب یا آپ کا الیکشن میں مقابلہ ہوا تو اسکا کوئی اور مطلب نہیں کیونکہ آپ ہم سے زیادہ بہتر انداز میں جانتے ہیں یہ تو جمہوریت کا ایک Process ہے. ایک طریقہ تھا جس کو پورا کیا گیا۔ جناب والا! انتہائی خوشگوار موسم ہے اس صوبے کے کروڑوں عوام نے جو یہاں پر اپنے نمائندے بھیجے اور انہی نمائندوں نے ایک کو قائد ایوان منتخب کیا اور ایک کو اس ایوان کا محافظ منتخب کیا۔ جناب والا! ان لوگوں کی نظریں اس ایوان پر لگی ہوئی ہیں انتخابات، جمہوریت، یہ اسمبلی، یہ ممبر شپ کوئی خاص مقصد نہیں رکھتے، یہ ایک اعلیٰ مقصد کے حصول کا ذریعہ ہیں ان کا ایک خاص مقصد ہے اور لوگ جو جمہوریت ڈکٹیٹر شپ پر ترجیح دیتے ہیں، تو ان کا مطلب ہی یہ ہوتا ہے کہ ان لوگوں کے ذہنوں میں یہ بات ہوتی ہے کہ ہمارے یہ نمائندے اسمبلیوں میں جائیں گے اور ہمارے مسائل کو حل کریں گے۔ کروڑوں عوام کی نظریں اس حکومت پر، اس اسمبلی پر، اس حکومت پر، وزیر اعلیٰ صاحب پر اور جناب سپیکر آپ کی کرسی پر لگی ہوئی ہیں کہ کیسے آپ اس حکومت کو چلاتے ہیں، اسمبلی کو چلاتے ہیں، وہ

بے روزگاری جو گذشتہ کئی سالوں سے یہاں پر ہے، اس کو ختم کر سکتے ہیں، وہ انصاف کے حصول کیلئے لوگ جو در بدر کی ٹھوکریں کھار ہے ہیں کیا، انہیں انصاف یہ اسمبلی اور حکومت دلا سکتی ہے؟ جناب والا! لوگ ناانصافی، بے روزگاری اور مہنگائی سے تنگ ہیں. وہ دیکھ رہے ہیں کہ ہم نے جن عوامی نمائندوں کو یہاں پر بھیجا ہے، ان سے ان کی توقعات وابستہ ہیں. یاد رکھیں جناب والا، کہ جمہوریت اور ڈکیٹر شپ میں اگر فرق ہے تو یہی ہے کہ یہ جمہوریت عوام کے نمائندوں کے ذریعے چلائی جاتی ہے. جناب والا میں یہاں پر اگر ان تین سالوں کا جو اس سے پہلے گزرے ہیں، ذکر نہ کروں تو میرے خیال میں میں زیادتی کروں گا، وہ تین تاریک ادوار جو ہمیشہ یاد رکھے جائیں. اس ملک میں کچھ فوجی ڈکیٹرآ کر رات کی تاریکی میں شب خون مار کر لوگوں کے منتخب نمائندوں، اسمبلیوں کو اور منتخب وزرائے اعظم اور وزرائے اعلیٰ کو وہ گرفتار کر کے لے جاتے ہیں ایک کو، میرے قائد ذوالفقار علی بھٹو کو تو شہید کیا گیا اور نواز شریف کو جیل کی کال کوٹھڑی میں ڈالا گیا اور پھر یہاں تک کہ اس کو ملک میں بھی نہیں رہنے دیا گیا اور اس کو اس ملک سے باہر بھیج دیا گیا. جناب والا! اس اسمبلی کو ختم کیا گیا بلکہ ساری اسمبلیوں کو ختم کیا گیا۔ جناب والا رات کی تاریکی میں شب خون مارنا تو آسان ہے بندوق کے زور پر مگر دن کے اجالے میں پھر اس سے بچ نکلنا بڑا مشکل ہے۔ آج اگر آئینی اور قانونی مشکلات پیش آ رہی ہیں، آج اگر ہم یہ پوائنٹ آف آرڈر اُٹھارہے ہیں تو اس سے ہمارا مقصد یہ نہیں ہے کہ ہم Embarrass کریں، ہم اس ہاوس کو Embarrass کریں، اس چیئر کو Embarrass کریں بلکہ ہم تو ان نکات کو اٹھانا چاہتے ہیں جو اس غلط شب خون کی وجہ سے یا اس کے اثرات کی وجہ پیدا ہوئے ہیں اور جو ابھی تک ہیں سارے معزز ارکان نے کئی دفعہ اس ہاوس میں اسی ایوان میں L.F.O کے تحت حلف لینے سے انکار کر دیا، جناب والا! L.F.O کیا ہے؟ L.F.O یہ ہے کہ ایک ادارہ جس کے پاس خود یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ Constitution amend کر سکے اس نے ایک اور شخص کو Constitution میں Amendment کا اختیار دیا. وہ اختیار ہمارا ہے وہ اختیار اس پارلیمنٹ کا ہے اور ہمارا اختیار چھین کر اس کو دیا گیا اور اس سے L.F.O بنایا گیا. جناب والا آج کا یہ اجلاس Ascertainment کے لئے بلایا گیا ہے، 130 کے تحت وہ President نے بلایا ہے Constitution میں یہ کہیں بھی نہیں لکھا ہے کہ President Ascertainment کے لئے اجلاس بلا سکتا ہے ہم خاموش ہیں تو اس لئے آرٹیکل 127 پر بھی آپ نے ہمیں بولنے نہیں دیا، جناب والا! ہم خاموش ہیں اس لئے کہ یہ Transaction Peaceful طریقے سے ہو، یہ اقتدار کی جو منتقلی ہے یہ Peaceful طریقے سے ہو۔ (تالیاں) ہم چاہتے ہیں کہ اس ملک میں جمہوری روایات کو فروغ ملے، ہم چاہتے ہیں کہ صحیح اقدام کریں ہم

چاہتے ہیں کہ اس ملک کے عوام کی خدمت ہو اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ انکی جو مشکلات ہیں، انکو حل کیا جائے اور یہاں پر جو بھی ممبرز صاحبان تشریف فرما ہیں۔ جناب والا، وہ لاکھوں لوگوں کی نمائندگی کر کے یہاں پر آئے ہیں یہ ایسے نہیں ہے کہ ان کو معزز رکن جو کہتے ہیں تو ''معزز رکن'' کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اس میں ہر ایک معزز رکن لاکھوں لوگوں کی نمائندگی کر کے یہاں پر آیا ہے اور یہ جوابدہ ہیں اپنے Electorate کو، یہ جوابدہ ہیں ان لوگوں کو کہ جن کے ووٹوں سے یہ یہاں پر آئے ہیں، جناب والا، جس ملک میں، جس معاشرے میں گنگ اور خوف مل جاتے ہیں، اس معاشرے میں خونی انقلاب کو کوئی نہیں روک سکتا. جناب والا! جب ایک شخص نے، جماعت اسلامی کے قاضی حسین احمد صاحب کی Pettion میں جو ریفرنڈم کے سلسلے میں انہوں نے سپریم کورٹ میں داخل کیا تھا، خود لکھا ہے. اور The floure of the referendum will be decided by the proper forum and on proper timing ہم پوچھتے ہیں کہ اس شخص نے خود ایک ایسے شخص سے اوتھ کیسے لیا؟ جناب والا! جب اس نے خود یہ Decision کیا اور ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہے کہ the petition is desposed off pre-mature اس کا مطلب! ہے کہ قاضی صاحب کی Petition پر ابھی تک فیصلہ نہیں ہوا ہے تو اس طرح بہت سی چیزیں ہیں جناب والا! آج ہم حیران ہیں کہ جب ایک چیف جسٹس بذات خود P.C.O کے تحت Under Oath ہے تو وہ گورنر سے Constitution کے تحت اوتھ کیسے لے سکتا ہے؟ ہم یہ سوال کرتے ہیں کہ جب ایک چیف جسٹس خود Under Oath ہے P.C.O کے، وہ President of Pakistan سے Under the Constitution oath کیسے لے سکتا ہے، لیکن جناب والا، پھر میں وہ بات دہراؤں گا کہ ہم صرف اس Transaction کو پورا کرنے کیلئے ایسا کر رہے ہیں ہمیں معلوم ہے جناب والا، ہم اپوزیشن میں ہیں. آپ بھی اپوزیشن میں رہ چکے ہیں آپکو اپوزیشن کی تکالیف اور مشکلات کے بارے میں معلوم ہے، ہم وزیر اعلیٰ صاحب سے بھی درخواست کرتے ہیں کہ ہم اپوزیشن والے بڑے یتیم ہوتے ہیں اگر ہمیں آپ دیوار سے نہیں لگائیں گے تو ہم جناب والا! یہ کوشش کرینگے کہ اسمبلی کو اچھے طریقے سے آپ کے ساتھ مل کر چلائیں. جناب والا، میں وزیر اعلیٰ صاحب کو پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹرین کی طرف سے اس ہاؤس میں کھڑے ہو کر یہ یقین دلاتا ہوں کہ ہم کسی بھی De-stablisation میں شریک کار نہیں ہونگے ہم کسی بھی غیر طریقے سے De-stablisation میں، اس حکومت کے یا آپ کے اس میں شریک کار نہیں ہونگے. ہم آپ سے وعدہ کرتے ہیں کہ جب تک آپ اس صوبے کے عوام کی خدمت کریں گے، جب تک آپ اس صوبے کے حقوق کے لئے جدوجہد کریں گے، جب تک آپ اس صوبے کے عوام کو حقوق دلانے کی کوشش کریں گے،

پاکستان پیپلز پارٹی (پارلیمنٹرین) آپکے شانہ بشانہ ہوگی اور اس جدوجہد میں آپکے ساتھ بھرپور تعاون کیا جائے گا (تالیاں) لیکن جناب والا! جہاں پر ہم دیکھیں گے اپوزیشن کے ممبر کی حیثیت سے کہ صوبے کے عوام کے حقوق پر کوئی زد آتی ہے تو یہ ہماری ڈیوٹی ہے کہ ہم آپکے نوٹس میں لائیں۔ یہ ہماری ڈیوٹی ہے کہ ہم اس معزز ایوان میں آپکی وساطت سے وزیراعلیٰ کی خدمت میں لائیں پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹرین ایک تعمیری حزب اختلاف کا کردار ادا کرے گی ہم ایک تعمیری تنقید کریں گے۔ ہم صرف تنقید برائے تنقید نہیں کریں گے ہم آپ سے وعدہ کرتے ہیں جناب والا، آپ سے بھی وعدہ کرتے ہیں کہ اس معزز ایوان کو چلانے میں ہم آپ کے ساتھ بھرپور تعاون کریں گے اس طرح وزیراعلیٰ کے ساتھ بھی بھرپور تعاون کریں گے جب تک وہ اس صوبے کے عوام کی خدمت کریں گے، جب تک اس صوبے کے عوام کے حقوق کے لئے بات کریں گے جب تک وہ اس صوبے کے عوام کی خدمت کریں گے، جب تک اس صوبے کے عوام کے حقوق کے لئے بات کریں گے اور جناب والا------ (قطع کلامی)

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو۔ قلندر خان آپ تشریف رکھیں۔

جناب والا! میری ایک درخواست ہے۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>! آپ مجھے بولنے دیں ناں چونکہ میں پرسوں نہیں بولا تھا میں نے حساب لگایا کہ دونوں کا ٹائم اکٹھا کر کے ایک گھنٹہ بولونگا لیکن جب آپ کہتے ہیں اور پھر بھی رولنگ دیتے ہیں کہ نہ بولیں تو نہیں بولونگا جناب والا! میری ایک ریکویسٹ ہے کہ جو اس اسمبلی میں ان تین تاریک سالوں سے پہلے اس صوبائی اسمبلی کے سٹاف کو ایک Honoraria عید کے موقع پر ملتا تھا، آج رمضان کا مہینہ ہے، عید قریب آنے والی ہے، انکے بھی بچے ہونگے، تنخواہوں سے گزارا نہیں ہوسکتا ہے، قیمتیں آسمان تک پہنچ چکی ہیں تو میں آپ سے درخواست کرتا ہوں اور میں اس معزز ایوان سے درخواست کرتا ہوں کہ میرے ساتھ آپ اس میں میری مدد کریں (تالیاں) تاکہ یہ جو سٹاف ہے، انکو ایک مہینے کا Honoraria ملے۔

--------(تالیاں)

thank you very much Mr Speaker

<u>جناب بشیر احمد بلور</u>: جناب سپیکر صاحب! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں میں معافی چاہتا ہوں، کہ اوپر ہماری وزیٹر گیلری

میں ہمارے معزز محترم مولانا فضل الرحمٰن صاحب تشریف فرما ہیں، میں انکا خیر مقدم کرتا ہوں اور انہیں ویلکم کرتا ہوں۔ (تالیاں) ہماری اسمبلی میں تشریف فرما ہیں، ہمارے معزز ہیں، ہمارے پاکستان کے بہترین لیڈر ہیں، مہربانی جناب۔

<u>جناب سپیکر:</u> جناب انور کمال خان

<u>جناب انور کمال</u>، شکریہ، جناب سپیکر صاحب! میں پاکستان مسلم لیگ (ن) اور اپنے دوستوں کی طرف سے جناب اکرم خان درانی اور انکے ساتھیوں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں ابھی انتخابات ہوئے، انکے نتائج آپ کے سامنے ہیں مجھ سے پہلے بشیر خان بلور صاحب نے اور عبدالاکبر خان نے بڑی اچھی تقاریر کیں اور مجھے امید ہے کہ آنے والے وقتوں میں کیونکہ پچھلے تین سالہ دور جو گزرا ہے، ہمیں بڑے تلخ تجربات کا سامنا ہوا ہے، انتخابات جیتنا ہمارا مقصد نہیں بلکہ سب سے بڑی چیز جو آنے والے وقتوں میں جو مشکلات ہمارے سامنے آرہی ہیں اور ہمیں درپیش ہونگی اصل چیز وہ ہے کہ جتنے بھائی ہمارے یہاں پر موجود ہیں، مختلف سیاسی پارٹیوں سے تعلق رکھتے ہیں، ان پر اپنے اپنے علاقے کے عوام نے اعتماد کر کے یہاں پر بھیجا ہے اور ہمیں چاہیے کہ ہم ان لوگوں کے اس اعتماد کو ٹھیس نہ پہنچائیں۔ اس تین سالہ دور میں ہمیں جن مشکلات کا سامنا تھا، ہم سب کو یہ بخوبی علم ہے کہ ہم نے اس کیلئے شانہ بشانہ اور ایک دوسرے کو Support کرنا ہوگا ہمارے سامنے بڑے Challenges ہیں، ہمارے سامنے بڑی مشکلات ہیں، کچھ Objectives ہیں کچھ حصول ہیں جو کہ ہم نے حاصل کرنے ہیں اور جب تک ہم اپنے ان مقاصد میں کامیاب نہیں ہونگے، میرے خیال میں ہم اپنے فرائض اچھے طریقے سے نہیں نبھا سکیں گے، سب سے پہلی چیز یہ ہے کہ ہم نے پارلیمینٹ کی Supremacy کا خیال رکھنا ہوگا۔ آپکو علم ہے کہ پارلیمنٹ ایک سپریم ادارہ ہے اور اس وقت مرکز میں نیشنل سیکورٹی کونسل کے نام سے ایک ایسا ادارہ ہماری پارلیمنٹ اور ہمارے اس ایوان پر مسلط کیا جا رہا ہے جس کے نتیجے میں میں سمجھتا ہوں کہ اس پارلیمنٹ کو جو کہ ایک منتخب پارلیمنٹ ہے، جس کے اراکین پر کروڑوں عوام نے اعتماد کیا ہے، اس پارلیمنٹ کو Subsurvient بنانے کے لئے نیشنل سیکورٹی کونسل کا عندیہ دیا گیا ہے لہذا میں اپنی پارٹی کی طرف سے یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اس ایوان میں اس فورم پر ہم نے یہ وعدہ کرنا ہوگا کہ ہم نے نیشنل سیکورٹی کونسل چاہے وہ اسکو کوئی Advisary body بنائے چاہے اسکو کوئی سپروائزری باڈی بنائے چاہے وہ اسکو جو بھی نام دیں لیکن آئین سے کوئی بالاتر نہیں۔ پارلیمنٹ ایک آزاد و خود مختار ادارہ ہے اور پارلیمنٹ کی بالادستی ہر صورت میں قائم رہنی چاہیے۔ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہمیں یہ وعدہ کرنا چاہیے کہ ہم نے نیشنل سیکورٹی کونسل کو کسی صورت بھی Accept نہیں کرنا،۔۔۔۔۔۔ (تالیاں) اس سے تو یہ مراد ہے کہ کیا آپ کا ان لوگوں پر اعتماد نہیں

جن پر کروڑوں لوگوں نے اعتماد کر کے اس ہاؤس میں یا ایوان بالا میں بھیجا ہے اگر آپ کو ان لوگوں پر اعتماد نہ تھا اور آپکو ہماری سروس پر (Services chief) یا ایسے لوگوں کو بٹھانا ہی مقصود تھا، تو اس سے بہتر یہ ہوتا کہ پھر آپ عوام کی آنکھوں میں یہ دھول نہ جھونکتے، ان لوگوں سے یہ غلط وعدے نہ کرتے۔ آپ تمام دنیا اور انٹرنیشنل کمیونٹی سے یہ وعدے نہ کرتے کہ ہم ملک میں تین سالہ آمریت کے دور کو ختم کرنے کے بعد اقتدار کی منتقلی کرنا چاہتے ہیں یہ میرے خیال میں اس اقتدار انتقال کی کھلی نفی ہوگی اگر پارلیمنٹ کے اوپر کسی قسم کا ادارہ زبردستی ٹھونس دیا گیا ہے تو آپ کی پارلیمنٹ کی خودمختاری ختم ہوجائے گی۔ باقی جناب والا! ہم کو یہ بھی عہد کرنا چاہیئے کہ ہم اس ملک میں قانون، Rule of Law Supremacy of law کے قائل ہیں کوئی بھی شخص چاہے وہ پاکستان کا صدر ہو یا ایک ادنی ایک غریب آدمی ہو، قانون کے سامنے قانون کی نظروں میں کوئی بھی بالاتر نہیں اگر کسی ایک عام شخص کے لئے کوئی قانون ہے تو اس قانون کا احترام صدر پاکستان کو بھی کرنا چاہیئے۔ اور میں آپکو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارا ایک آئین ہے جیسا کہ عبدالاکبر خان نے کہا L.F.O کی باتیں ہوئیں اور میرے خیال میں اس پر مفصل تقاریر بھی ہونی چاہئیں، ہم کسی صورت بھی L.F.O کو Accept کرنے کے لئے تیار نہیں۔۔۔ (تالیاں) اس ملک کا ایک قانون ہے، 1973ء کا آئین ہے، جس پر تمام سیاسی پارٹیوں نے 1973ء میں دستخط کرتے ہوئے ایک Unanimous آئین اس ملک کو دیا ہے وہی اس ملک کا ایک ایسا قانون ہے ہمارے یہ جرنیل صاحبان اس قانون کے بارے میں کہتے ہیں، اس آئین کے بارے میں وہ کہتے ہیں کہ This is the fourteen pages document اور وہ اسکو پھینک دیتے ہیں جب بھی یہ لوگ ہماری سروں پر مسلط ہوئے ہیں تو وہ قانون کو وہ آئین کو Held in abeyance کر دیتے ہیں اور پھر ایمرجنسی نافذ کر دیتے ہیں لیکن قانون کی بالادستی، اگر پرویز مشرف خود اس قانون کا احترام نہیں کرتے تو وہ آپکو اور مجھے کیسے قانون کا یہ درس دے سکتے ہیں؟ آپ اندازہ لگائیں کہ اگر کوئی شخص، آپکے قانون اور آپکے آئین کے مطابق اگر کوئی شخص نوکری سے استعفی دے اور اسے دو سال کا عرصہ نہ گذرا ہو تو وہ اس دو سال کے عرصے کے گزرنے کے بعد الیکشن لڑنے کا اہل ہوجاتا ہے، وہ کوالیفائی کرتا ہے، وہ کسی پارلیمنٹ کے انتخابات کے لئے اپنے آپ کو کوالیفائی کرتا ہے لیکن یہ عجیب بات ہے کہ یہ قانون آپ کے لئے ہے، یہ قانون ہمارے لئے ہے اور باقی تمام چودہ کروڑ عوام کے لئے ہے لیکن یہ قانون پرویز مشرف کے لئے نہیں کہ وہ ایک طرف سروسز چیف Chief Services ہے (تالیاں) وہ بھی تنخواہ لے رہا ہے، وہ ایک Sitting General ہے اور وہ پاکستان کا صدر بھی بن چکا ہے اور وہ صدر کس طریقے سے بنا ہے؟ اس کے لئے بھی قانون ہے اور

آ ئین میں اس کی وضاحت کی گئی ہے، یہ پارلیمنٹ، آپکا سپریم ادارہ نیشنل اسمبلی، آپ کی سینٹ میں ان تمام لوگوں نے صدر پاکستان کو منتخب کرنا ہے۔ ہمیں یہ پتہ نہیں کہ ریفرنڈم جس کا ذکر آ ئین میں تو ضرور ہے، مجھے ایک واقعہ یاد آ تا ہے، میں ایک بڑے ذمہ دار آ فیسر کے دفتر میں بیٹھا ہوا تھا، ان دنوں یہ ریفرنڈم کی باتیں ہو رہی تھیں تو اس نے مجھ سے پوچھا کہ انور کمال، آپ تو قانون کو بھی جانتے ہیں، آپ یہ مجھے بتائیں کہ ریفرنڈم کی کیا حیثیت ہے؟ میں نے اس سے کہا کہ آپ مجھ سے زیادہ پڑھے لکھے ہیں، آپ خود اس چیز کا اندازہ لگائیں، آپ آ ئین کو دیکھیں۔ ریفرنڈم آ ئین میں جو ہے، وہ کسی خاص مسئلے پر آپ لوگوں کی ایک پاپولر رائے ضرور لے سکتے ہیں۔ لیکن ریفرنڈم صدارتی انتخابات کا نعم البدل کسی صورت میں نہیں بن سکتا۔ تو انہوں نے بار بار مجھے یہ کہا کہ آ ئین میں تو اس کا ذکر ہے، میں بڑا تنگ آ گیا تھا۔ میں نے اُسے کہا کہ کسی گھر میں ایک بچہ پیدا ہوا تو اس نے کسی بھلے آدمی سے یہ پوچھا کہ آپ مجھے یہ بتائیں کہ میں اس بچے کا کیا نام رکھوں؟ تو اُس نے اسے کہا کہ آپ قرآن شریف کھولیں، کہیں کسی نام کا ذکر ضرور ہوگا تو اس پر آپ نام رکھ دیں. اس بھلے آدمی نے جب قرآن شریف کھولا تو اس میں ابلیس کا ذکر تھا، اُسے سمجھ نہیں آ رہی تھی، وہ گیا اور اُس نے اپنے بیٹے کا ابلیس نام رکھ دیا. جب کسی نے اس سے پوچھا کہ بابا یہ آپ نے کیا کیا؟ تو اُس نے کہا کہ مجھے تو کسی نے کہا تھا کہ قرآن شریف آپ کھولیں اور کسی پارے میں کسی کا نام ضرور ہوگا تو میں نے وہاں ابلیس کا نام پڑھا تو میں نے اپنے بیٹے کا نام ابلیس رکھ دیا، تو اگر آپ خالی ریفرنڈم کو آ ئین میں پڑھ لیتے ہیں آپ دیکھتے ہیں کہ آ ئین کے فلاں آرٹیکل میں ریفرنڈم کا ذکر ہے تو آپ وہ غلطی تو نہ دھرائیں کہ کسی نے قرآن شریف میں ابلیس کا نام پڑھ کر اپنے بیٹے کا نام ابلیس رکھا۔ تو آپ کیوں یہ کہتے ہیں کہ یہ ریفرنڈم جو ہے، یہ آ ئین کا نعم البدل ہو سکتا ہے۔ یہ آ ئین کا نعم البدل کسی صورت نہیں ہو سکتا، لہذا جناب ہمارے سامنے یہ Challenges ہیں ہمیں انکا مقابلہ کرنا ہوگا اور یہی استدعا ہے اس فورم پر اپنے اُن تمام بھائیوں سے بھی کرونگا۔ کہ یہ تین سالہ دور یا پنجسالہ دور، ہم نے تو عرصہ سے جناب سپیکر صاحب، یہ حکومتیں بنتی اور گرتی دیکھی ہیں۔ خدا سے ہم ضرور یہ دعا کریں گے کہ آنے والے پانچ سالہ دور میں ہم کم از کم اپنے فرائض پورے کر سکیں۔ جناب والا، میں سمجھتا ہوں کہ میرے بعد میرے دیگر ساتھیوں نے بھی تقاریر کرنا ہونگی میں ایک دفعہ پھر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اپنے ساتھیوں کی طرف سے بھی آپ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر</u>: جناب سراج الحق صاحب

<u>جناب سراج الحق</u>: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسمِ اللّٰہ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم.

جناب سپیکر صاحب! اب تک میرے جن دوستوں نے گفتگو کی ہے، انہوں نے ہم سب کے جذبات کی ترجمانی کی ہے اور میں بھی اسی تسلسل میں سب سے پہلے اکرم خان درانی صاحب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور اس کے ساتھ محترم لودھی صاحب اور اپوزیشن کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے Election process میں شرکت کی ہے اور اس طرح ایک لحاظ سے جمہوریت کی گاڑی کو آگے چلانے میں اپنا حصہ ادا کیا ہے۔ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ قوم کے کندھوں پر سوار ہونا یہ آسان کام ہے اور لوگ کرتے چلے آرہے ہیں لیکن قوم کے دلوں کو جیتنا، اصل اور مشکل کام یہی ہے لہذا قائد وہ نہیں ہے، لیڈر وہ نہیں ہے جو کسی ذریعے سے قوم کی قیادت اپنے ہاتھ میں لے لے، چھین لے ڈنڈے کے زور سے یا بندوق کے زور سے بلکہ قائد تو وہ ہے جو لوگوں کے دلوں پر حکمرانی کرے. ہماری تاریخ میں ہے کہ ایک بار عبداللہ بن مبارکؒ بغداد تشریف لا رہے تھے، یہ مامون کا زمانہ تھا تو شہر کے سارے لوگ ان کے استقبال کے لئے باہر چل پڑے. تو مامون کے گھر کی ایک کنیز تھی جو یہ تماشا اپنے گھر سے دیکھ رہی تھی، تو اس نے مامون سے پوچھا کہ معاملہ کیا ہے؟ لوگ باہر کس لئے دوڑ رہے ہیں. تو مامون نے جواب دیا کہ عبداللہ بن مبارک نامی ایک عالم دین تشریف لا رہے ہیں تو کنیز نے جواب دیا کہ اصل بادشاہ بن عبداللہ مبارکؒ ہے جو لوگوں کے دلوں پر حکمرانی کر رہا ہے اور آپ لوگوں کے سروں پہ سوار ہیں. اس لئے کسی بھی فوجی ڈکٹیٹر کو لوگ راہنما نہ تصور کرتے، نہ تسلیم کرتے ہیں. قائد وہی ہوتا ہے جو لوگوں کی مرضی سے قیادت کے منصب پر آجائے اور میں اسی امید کے ساتھ اکرم خان درانی کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ وہ صوبہ سرحد کے عوام کے ترجمان ہونگے، ہمارے احساسات کے ترجمان ہونگے اور میرے بھائیوں نے صوبہ سرحد کے بیشمار مسائل کا جو ذکر کیا ہے، اس ضمن میں میرا یہ ایمان ہے کہ جب حزب اقتدار اور حزب اختلاف مل کر مسائل کے حل کے لئے کوشش کریں گے تو انشاء اللہ ہمارے مسائل آسانی کے ساتھ حل ہو جائیں گے۔ اور میں اپوزیشن سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے دل بالکل کھلے ہیں اور ہمارا یہ یقین اور عقیدہ ہے کہ جن لوگوں نے اپوزیشن کے ممبران کو ووٹ دیئے ہیں، وہ کوئی جنات نہیں تھے بلکہ وہ بھی اس صوبے کے باشندے ہیں اور اس لحاظ سے ہمارے لوگوں نے آپ کو ووٹ دیئے ہیں، پاکستان اور صوبہ سرحد کے لوگوں نے دیئے ہیں۔ تو اس لحاظ سے آپ ہمارے لئے غیر نہیں ہیں. آپ ہمارے اپنے ہیں اور اپوزیشن کا وجود ضروری ہے۔ وہ اس لئے کہ ہر اقتدار کے لئے اور صاحب حکمران کے لئے اپوزیشن کی ایک آئینے کی مثال ہوتی ہے جس میں اس کو اپنا چہرہ نظر آتا ہے تو جس کی جیب اور جس کے گھر میں آئینہ نہ ہو اسکا چہرہ کبھی بھی صاف نہیں رہ سکتا. اس لئے ہم بھی اس آئینے کی حفاظت کرنا چاہتے ہیں. ہم بھی اس آئینے کو صاف ستھرا اور سنبھال کر اپنے گھر

میں رکھنا چاہتے ہیں اسکو توڑنا اور گذشتہ کی طرح اس کو دیوار سے نہیں لگانا چاہتے ہیں (تالیاں) میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگرچہ ہمارا تعلق اس وقت حزب اقتدار سے ہے لیکن سب سے پہلے میں وعدہ کرتا ہوں اور وزیراعلی کی طرف سے وعدہ کرتا ہوں کہ سب سے پہلے اسلام کی اور اسلامی قوانین کی پابندی اور پاکستان کے آئین کی پابندی ہم خود کریں گے اور پھر اسمبلی کے ممبران کریں گے اور پھر ہم آپ سے اسکی امید رکھیں گے (تالیاں) کیونکہ ہماری تاریخ گواہ ہے کہ اللہ تعالی نے بنی اسرائیل کو اس لئے تباہ کیا تھا کہ ان میں دو قوانین تھے .غریبوں اور کمزروں کے لئے ایک قانون چلتا تھا اور امیروں اور زور آوروں کے لئے دوسرا قانون چلتا تھا۔ اللہ تعالی نے اس قوم کو تباہ کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے ہسپتالوں میں اسی طرح کے قوانین ہیں غریبوں کے لئے کوئی چیز نہیں ہے اور پورے پاکستان میں ہسپتالوں میں، تھانوں میں وی آئی پی کلچر ہے اور معافی کے ساتھ یہ کہنا چاہتا ہوں کہ عدالتوں میں بھی وی آئی پی کلچر ہے اور اس طرح پورا پاکستان اسی بنیاد پر چل رہا ہے اور اگر 1947ء سے ہم اس ملک میں اسلامی شریعت کا نفاذ کر لیتے تو میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان نہ ٹوٹتا۔ پاکستان کی حکومت نے بنگالیوں کو حق نہیں دیا اور ان کو تسلی نہیں دی، جس کے نتیجے میں پاکستان دو حصوں میں تقسیم ہوا۔ ہم اسلئے چاہتے ہیں کہ ہم اس ملک میں وہ قوانین نافذ کر لیں جو رب ذوالجلال نے ہمارے لئے پسند فرمائے اور میرا دل تو آج باغ باغ ہو گیا ہے کہ جب بشیر بلور صاحب نے بھی مطالبہ کر دیا ہے کہ جو اللہ کے نازل کردہ قانون پر فیصلے نہیں کرتے وہ ظالم ہیں میں سمجھتا ہوں (تالیاں) میں مبارکباد دیتا ہوں بشیر بلور صاحب کو اور میں اللہ تعالی سے انکے لئے اجر مانگتا ہوں اور شاید یہ ایسی ہی بات ہے کہ کسی نے کہا ہے کہ 'صحبت صالح ترا صالح کند' جب انسان اچھے لوگوں کی مجلس میں، علماء کی مجلس میں بیٹھتا ہے تو وہی رنگ پکڑتا ہے اور یہ انشاءاللہ اللہ تعالی کا احسان ہے اور ایک اچھی علامت اور نشانی ہے کہ پاکستان کا مستقبل اسلام سے وابستہ ہے اور اسلام کے بغیر اس ملک میں کوئی نظام نہیں چلے گا، کوئی سسٹم نہیں چلے گا اگرچہ صوبہ سرحد میں اس اسمبلی کے اختیارات محدود ہیں لیکن مرکز میں ماشاءاللہ ہماری قیادت مولانا فضل الرحمٰن صاحب، قاضی حسین احمد صاحب، مولانا سمیع الحق صاحب اور دوسرے بہت سارے بزرگوں کی صورت میں موجود ہے .اور انشاءاللہ ہم وہاں پر بھی دباؤ ڈالیں گے کہ شریعت کے مطابق وہاں بھی نظام چل جائے .میں آخر میں شکریہ ادا کرتا ہوں اور اقبال کے اس شعر کے ساتھ جس نے قیادت کے لئے فرمایا ہے کہ:-

؎ نگاہ بلند سخن دلنواز جان پرسوز   یہی ہے رخت سفر میر کارواں کے لئے

بہت بہت شکریہ

<u>جناب سپیکر:</u> میرے خیال میں اگر تھوڑی سی خواتین کی نمائندگی ہو جائے تو بہت بہتر ہوگا .خواتین کی نمائندگی یہاں پر

انہوں نے تین نام دیئے ہیں، تو میرے خیال میں ٹائم بہت کم ہے کیونکہ لیڈر آف دی ہاؤس کو بھی کچھ کہنا ہے تو ڈاکٹر ثمین محمود جان صاحبہ.

ڈاکٹر ثمین محمود جان: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم.

میں اپنی معزز خواتین ارکان، بہنوں کی طرف سے جناب وزیر اعلیٰ اکرم خان درانی صاحب کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتی ہوں اور میں اپنے قائد حاجی قلندر خان لودھی صاحب کو بھی خراج تحسین پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے جمہوریت کے تقاضوں کو برقرار رکھا ہے اور ایک بہت ہی Healthy tradition قائم کی ہے یہاں پر ہم نے اپنا Candidete کھڑا کیا ہے میں سپیکر صاحب! آپ سے اجازت لیتی ہوں جیسا کہ ہمارے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ آپ چین جا کر تعلیم حاصل کریں اور ایوان بھی اجازت دیتا ہے میں اپنی باقی تقریر انگریزی میں کرنا چاہتی ہوں۔

Honourable Speaker sir our ideal today is Hazarat Khadeejatul Kubra Raziallah tallah unha like her. we are also working Women and we have come today to this august House to represent our sisters today in my mind, I can only remember that word sister in the hospital .where I was doing my house job,who told me about the meaning of the word,the dignity of labour.So ,we are very grateful to the Governement for having given us the apportunity and given us thirty three percent representation in the House. So, our presence here may kindly be regarded by the honourable chief Minister as the presence of those millions of working women and children of Pakistan and N.W.F.P. May God give us the apportunity and strength to serve the people of North West Frontier Province and Pakistan. Pakistan Paindabad.

جناب سپیکر: جناب مشتاق احمد غنی صاحب!

جناب مشتاق احمد غنی: بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم. جناب سپیکر! میں سب سے پہلے آپ کی وساطت سے نو منتخب وزیر اعلیٰ، جناب اکرم خان درانی صاحب کو اپنی اور مسلم لیگ (قائداعظم) کی طرف سے دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اُمید رکھتا ہوں کہ ان کی قیادت میں ان کے دور میں اس صوبے کے عوام کی صحیح معنوں میں خدمت ہوگی کیونکہ عوام میں ایک عام نظریہ یہ پایا جاتا ہے کہ صوبے میں دینی قوتوں کی قیادت ہے اور دینی قوتوں سے کوئی بھی مسلمان ،یا کوئی بھی شہری اچھائی ہی کی توقع رکھتا ہے، بھلائی ہی کی توقع رکھتا ہے ہمیں امید ہے کہ انشاءاللہ تعالیٰ ان کی قیادت میں یہ صوبہ ضرور ترقی کرے گا۔ میں ایک چیز جناب، واضح کر دوں کہ یہ الیکشن جیتنا جناب اکرم خان صاحب کے لئے کوئی

بہت بڑی بات نہیں تھی وہ وزیر اعلی تو بن گئے ہیں لیکن ان کی اصل ذمہ داری آج کے بعد شروع ہوگی۔ چونکہ حقوق اللہ اور'' حقوق العباد'' ہیں۔اللہ تعالی نے خود فرمایا ہے کہ میں اپنے حقوق میں کمی یا کوتاہی کو تو معاف کر سکتا ہوں لیکن لوگوں کے حقوق تو ذمہ دار لوگ ہی معاف کر سکتے ہیں۔اس لئے وہ اپنی جگہ اور اس ایوان کا ہر فرد اپنی جگہ اللہ کے سامنے تو جوابدہ ہیں ہی، عوام کے حقوق بھی ہمارے اوپر فرض ہیں اور اگر اس ایوان میں بیٹھا ہوا کوئی بھی شخص اس کوتاہی کا مرتکب ہوا تو قیامت کے دن ہمیں اسے face کرنا پڑے گا۔

جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ جیسا عنایت اللہ گنڈاپور صاحب نے کہا کہ ہمارے صوبے کو مرکز کے ساتھ کسی قسم کی Confrontation نہیں کرنی چاہیئے، یہ ایک چھوٹا صوبہ ہے اور ہمیں مرکز سے ہر وقت ضروریات رہے گی۔ہم مسلم لیگ (قائداعظم) کے لوگ آپ کو یہ یقین دلاتے ہیں کہ ہم مرکز اور صوبے کے درمیان انشاءاللہ Bridge کا کام کریں گے اور ہماری یہ کوشش ہوگی کہ ہم آپ کی اس حکومت کے اندر صوبائی خودمختاری کے لئے، صوبے کے اثاثے حاصل کرنے کے لئے، صوبے کے حقوق حاصل کرنے کے لئے آپ کی آواز میں آواز ملا کر مرکز سے ہم لڑیں گے اور اپنے صوبے کے حقوق انشاءاللہ الرحمٰن ہم حاصل کریں گے میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے اس صوبے کے اصل ایشوز غربت، بے روزگاری، مہنگائی، لاقانونیت، بلیک مارکیٹنگ، سمگلنگ اور اقربا پروری ہے جناب والا، ہمارے صوبے کے ساٹھ فیصد لوگ خط افلاس کے نیچے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ہمیں ان لوگوں کے حقوق کے لئے لڑنا ہے۔ہمیں بے روزگاری کے لئے لڑنا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم سب باہم مل جل کر کام کریں تو ہمیں یہ یقین واثق ہے کہ جیسے متحدہ مجلس عمل کے راہنماؤں نے اس ہاؤس میں اپوزیشن کو گلے سے لگانے کی باتیں کی ہیں، اپوزیشن بھی کوئی بے وقوف نہیں جناب والا، ہم بھی اس صوبے کے حقوق کے لئے عوام سے ووٹ لے کر آئے ہیں جیسے حزب اقتدار ووٹ لے کر آئی ہے ہم بھی آپ کے ساتھ آپ کے شانہ بشانہ صوبے کی ترقی میں اللہ تعالی کے فضل سے آپ کے ممد و معاون ہونگے (تالیاں) اس ہاؤس کے اندر جو بھی قرارداد اس صوبے میں اسلامی نظام کے نفاذ کے سلسلے میں ٹیبل ہوگی، الحمداللہ ہم سب مسلمان ہیں اور یہ ملک اسلام کے نام پر حاصل ہوا تھا اور یہ نعرہ لگا تھا کہ 'پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الہ الا اللہ اور حبیب جالب نے کہا تھا کہ'' پاکستان کا مطلب کیا؟''

روٹی کپڑا اور دوا گھر رہنے کو چھوٹا سا
مجھ کو بھی تعلیم دلا میں بھی مسلمان ہوں واللہ

پاکستان کا مطلب کیا   لاالہ الااللہ

آج اگر ہمیں لاالہ کی حکمرانی کا موقع ملا ہے تو ہم اس میں کسی صورت میں بھی پیچھے نہیں رہیں گے میں بشیر بلور صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں اور تمام پارلیمنٹری پارٹیز کا کہ جنہوں نے اس الیکشن میں ہمارے امیدوار، قلندر لودھی صاحب کے حق میں ووٹ کاسٹ کیا. جناب والا! یہ ایک جمہوری process تھا۔ ہمیں معلوم تھا کہ ہم یہ الیکشن نہیں جیت سکتے لیکن جمہوریت کے فروغ اور ایک Message Convey کرنے کے لئے کہ یہ جمہوری صوبہ ہے، We all are democrats اس کی پاسداری کرتے ہوئے ہم نے یہ الیکشن لڑا اور آخر میں جناب وزیر اعلیٰ آپ کی نذر ایک شعر کر کے اجازت چاہتا ہوں.   ؎ ''مل جل کر عرض پاک کو رشک ارم کریں

کچھ کام آپ کیجئے کچھ کام ہم کریں''

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا لبَلَاغ الْمُبِيْن۔

192

جناب سپیکر: سردار محمد ادریس صاحب

جناب محمد ادریس: جناب سپیکر! میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا. سب سے پہلے میں لیڈر آف دی ہاؤس کو انکی کامیابی پر مبارک باد پیش کرتا ہوں اور یہ کہتا ہوں کہ جس طرح آج ہم پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور ہم عوام کے سامنے جواب دہ ہیں، اسی طرح ہم کل آخرت میں اللہ تعالیٰ کے آگے اس کے حضور میں بھی جواب دہ ہوں گے یہاں پر اسلامی نظریاتی کونسل کی روشنی میں جو قوانین بنیں گے، میں تمام حزب اختلاف اور حزب اقتدار کے ممبروں کو بتاتا ہوں کہ ہم سب پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے، قرآن وسنت کی روشنی میں ان پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ اس Lagislation میں بھر پور حصہ لیں اور اس کا ساتھ دیں چونکہ ہم پر یہ فرض عائد ہوتا ہے. یہ ہماری ذمہ داری ہوتی ہے کہ ہم کم از کم صوبہ سرحد کے اندر وہ مثالی حکومت قائم کریں. صوبہ سرحد کے اندر اسلامی نظام کو عملی طور پر یہاں پر قائم کریں تاکہ یہ غریب عوام اس سے مستفید ہو سکیں، غریب لوگوں کو، غریب عوام کو اس سے ہرگز کوئی سروکار نہیں ہے کہ Defeit کے اندر دو ارب ڈالر کمی ہو گئی ہے یا ہمارے غیر ملکی قرضے کم ہو گئے ہیں، وہ تو صرف یہ چاہتے ہیں کہ جو وہ اس غربت کی چکی میں پس رہے ہیں، انکو کتنا یہاں پر ریلیف مل رہا ہے؟ میں یہ بات کرنے میں----(قطع کلامی)

جناب سپیکر: سردار صاحب، سردار صاحب

جناب محمد ادریس: میں آخری مرتبہ، polecy Matters پر ہمارے قائد ایوان اکرم درانی صاحب بات کریں گے لیکن میں صرف اتنی بات کہنا چاہوں گا کہ یہاں پر ہمارے مجلس عمل کے جو قائد ہیں مولانا فضل الرحمٰن صاحب، انہوں نے اسمبلی کے اندر اور انہوں نے قائداعظم لیگ کے ساتھ جو مذاکرات وہاں پر کئے ہیں، جو حکومت کے ساتھ وہاں مذاکرات کیے ہیں، وہ صرف اور صرف L.F.O کے بارے میں کئے تھے اگر ہم حکومت حاصل کرنا چاہتے مرکز میں تو ہمیں سب کچھ دینے کے لئے تیار ہیں لیکن بات دراصل اُصولی بات تھی کہ ہم اصولوں پر سودا بازی نہیں کر سکتے تھے. ہم اصولوں سے انحراف نہیں کر سکتے تھے، یہی وہ بات ہے، ایک اسکے اندر جو بہت بات چلی ہے لیکن میں یہ آخری بات کہہ کر بات ختم کروں گا جو لوکل آرڈیننس کے سلسلے میں جو L.F.O کے اندر شق موجود ہے، میں سمجھتا ہوں کہ وہ صوبائی خودمختاری کے خلاف ہے اور صوبائی خودمختاری پر حملہ ہے. یہ اس صوبے کی پارلیمنٹ کو اس بات کا اختیار ہونا چاہیئے کہ وہ اپنے معاملات کو چلانے کے لئے، وہ اپنی ایڈمنسٹریشن کو چلانے کے لئے، وہ فنانس کو چلانے کے لئے وہ خود اپنے رولز بنائے وہ اس کے لئے پہلے جو آئین ہے اسکے اندر جو ترمیم کی گئی ہے میں سمجھتا ہوں this is constitutional anomaly this is contrary to democrate process یہ نہیں ہونا چاہیئے .وَ آخِرُدَ عوٰانَا عَنِ الحَمدُ لِلّٰہِ رَبِ العٰالَمین (تالیاں)

جناب سپیکر: ایک تجویز ہے، میرے خیال میں بہت سارے معزز اراکین اور خواتین تقاریر کرنا چاہتے ہیں تو مطلب یہ کہ جمعہ کی نماز کے بعد اگر ٹائم رکھتے ہیں یا اس کے لئے یہ کرتے ہیں کہ میرے خیال میں دو تین تقاریر اور ہو سکتی ہیں اور پھر لیڈر آف دی ہاؤس کو ہم کہیں گے۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سپیکر صاحب! میرا خیال ہے آپ کی تجویز ٹھیک ہے نماز کے بعد اگر آپ ٹائم رکھ لیں کیونکہ آج آخری دن ہے اس اجلاس کا تو ممبران اپنے خیالات کا اظہار کر سکیں گے۔

جناب عبدالاکبر خان: لیکن جناب والا! اس میں مشکل یہ ہوگی کہ ہم چاہتے ہیں کہ وزیر اعلی صاحب جب تقریر کریں تو سارے ایوان کی حاضری بہت زیادہ ہو۔ شاید آپ جب اس اجلاس کو Adjourned کریں گے تو ہو سکتا ہے کہ پھر حاضری اتنی نہ ہو کہ جواب ہے۔

سید مرید کاظم شاہ: سر! میرے خیال میں دو دو منٹ سب کو دے دیں کیونکہ صرف وزیر اعلی صاحب کو مبارک باد ہی دینی

ہے۔

<u>شہزادہ محمد گستاسپ خان</u>: جناب والا! میرے خیال میں سب ممبران اپنے قائد ایوان کو نماز کے بعد بھی سننا چاہیں گے اور زیادہ مبارک ہوگا جب وہ نماز کے بعد تقریر کریں گے (تالیاں)

<u>جناب کاشف اعظم</u>: میرے خیال میں اگر آپ پارلیمانی لیڈرز کو پہلے دو دو منٹ موقع دے دیں اور پھر قائد ایوان نماز سے پہلے اگر تقریر کرلیں، نماز سے پہلے ہونی چاہیئے جناب (شور)

<u>مولانا نظام الدین</u>: آذان میں صرف پانچ منٹ باقی ہیں اور یہ آیت کریمہ بھی ہے،، بِسۡمِ اللّٰہ الرَّحمٰنِ الرَّحَیۡم. یَآ یّھَاَ الّذَیۡنَ آ مَنُوۡ اِذَا نُوۡدَیُ لِّصُلوٰۃَ مِنۡ یُوۡمُ الۡجُمُعَۃَ فَاَسۡعُوۡ الٰی ذِکۡر اللّٰہ وَ ذُرُوۡالۡاَلۡبَیۡع ذَاَلِکُمۡ خَیۡرَلَکُم اِ نۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡ نَ. لہذا اجلاس نماز کے بعد رکھنا چاہیئے اور آذان ہوتے ہی اجلاس برخاست کرنا چاہیئے پانچ منٹ باقی ہیں آذان میں۔

<u>جناب سراج الحق</u>: پھر یہ پانچ منٹ جناب آپ قائد ایوان کو دیدیں (شور)

<u>جناب سپیکر</u>: آپ کرلیں تاکہ ہم صحیح نتیجے پر پہنچ سکیں۔

<u>شہزادہ محمد گستاسپ خان</u>! جناب عبدالاکبر خان نے نماز پڑھنی ہی نہیں ہے اس قائد ایوان کے ساتھ،

<u>جناب کاشف اعظم</u>: یہ پانچ منٹ قائد ایوان کو دے دیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: اچھا قائد ایوان صاحب کیا فرمارہے ہیں، انکا کیا خیال ہے؟ (تالیاں)

<u>جناب اکرم خان درانی</u>: (قائد ایوان): محترم سپیکر صاحب!

اگر نماز کا ٹائم قریب ہے تو -------

<u>حاجی قلندر خان</u>! جناب سپیکر صاحب! آپ نے مجھے ٹائم نہیں دیا اگر آپ مجھے وقت دیتے تو پھر مجھے بولنا تھا اپوزیشن کی طرف سے اور آپ مجھے بات کرنے کے لئے وقت دیں آپ نے مجھے کہا تھا جیسے ہی صبح آپ نے میرا نام لیا میرے دوسرے دوست کھڑے ہوگئے میرے ساتھی،۔۔۔۔۔ (قطع کلامی)

<u>جناب سپیکر</u>! انشاءاللہ، انشاءاللہ، آپ کو بالکل ٹائم دیں گے۔

<u>حاجی قلندر خان:</u> میرے سامنے گھڑی لگی ہوئی ہے، میں بہت ہی مختصر وقت لوں گا۔

<u>جناب سپیکر:</u> بس ٹھیک ہے، اچھا میں آپکو صرف پانچ منٹ دیتا ہوں کیونکہ پھر نماز کا وقت قریب ہے۔

<u>حاجی قلندر خان:</u> جناب سپیکر صاحب! میں آپکا مشکور ہوں۔ جناب سپیکر صاحب میں اپنی طرف سے اور اپوزیشن کی طرف سے جناب اکرم خان درانی کو لیڈر آف دی ہاؤس، قائد ایوان منتخب ہونے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں اور ساتھ ہی دل کی اتھاہ گہرائیوں سے اپنے ان دوستوں اور بہنوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اپنی قیمتی رائے میرے حق میں استعمال کی۔ میں خصوصاً جناب مخدوم سید مرید کاظم، پارلیمانی لیڈر پی پی پی (شیر پاؤ) جناب بشیر احمد بلور، پارلیمانی لیڈر، اے این پی، جناب عبدالاکبر خان، پارلیمانی لیڈر پی پی پی (پارلیمینٹرین)، جناب مشتاق احمد غنی، پارلیمانی لیڈر قائداعظم مسلم لیگ کا بھی انتہائی مشکور ہوں کہ جنہوں نے مجھے نامزد کیا۔ جناب سپیکر! اگر چہ ہم الیکشن ہار گئے لیکن اس جمہوری عمل کو تکمیل تک پہنچانے کے لئے یہ بہت ضروری تھا، جس کے لئے ایسا کیا گیا. جناب والا! آج ملک تین سال کے بعد جمہوریت کے دور میں داخل ہوا ہے۔ یہ بہت ہی نیک شگون ہے لیکن اسی سے ہم سب پر ایک بہت ہی بھاری ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے۔ ہم سب کو اپنی اپنی باتیں اور اپنی اپنی رقابتیں ان سب چیزوں کو بھلا کر اس ملک کی خاطر اس صوبہ سرحد کو مثالی صوبہ بنانے کے لئے تگ و دو کرنا ہوگی اور اس میں کوئی کسر نہیں چھوڑنی ہوگی۔

جناب سپیکر! میں قائد ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ اس صوبے کے گوناں گوں مسائل کے حل میں ہم ان کے ساتھ برابر کے شریک رہیں گے (تالیاں) لیکن یہی توقع ہم ان سے بھی کریں گے کہ وہ بھی اپوزیشن کو ساتھ لے کر چلیں گے۔ ہم مخالفت برائے مخالفت نہیں کریں گے چونکہ مجھے جن پارٹیوں نے سپورٹ کیا، ان کے پارلیمانی لیڈروں نے بھی تقریریں کر لی ہیں، باقی دوستوں نے بھی کیں اور گھڑی میرے سامنے ہے، میں جمعۃ الوادع کو زیادہ ٹائم نہیں لوں گا لیکن میں ایک بات عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں، حضور پاک ﷺ کا فرمان ہے کہ ہم میں ہر ایک ذمہ دار ہے اور اس سے اسکی ذمہ داری کے بارے میں پوچھا جائے گا. (ترجمہ) اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو. اسلام زندہ باد پاکستان پائندہ باد. وعدہ کیمطابق میں نے بہت ہی کم وقت لیا ہے۔ آخر میں ایک اور تجویز پیش کرنا چاہتا ہوں جناب سپیکر! ہر آدمی کو اختصار سے بات کرنا چاہیئے۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو کیا خیال ہے آپ کا کہ-------(وقفہ وقفہ کی آوازیں)

<u>جناب سراج الحق:</u> نماز کا وقت ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر! کیا خیال ہے آپ کا، مرید کاظم صاحب کو دو منٹ دے دیں؟

جناب سراج الحق: نماز جمعہ باہر سبزہ زار میں ادا کی جائے گی اس لئے آپ سب سے درخواست ہے کہ آپ سب باہر چلیں۔

جناب نادر شاہ: جناب سپیکر، نماز کیلئے کارروائی روک دیتے ہیں۔

(اس موقع پر مولانا اختر علی صاحب نے ایوان کے اندر ظہر کی آذان دی)

جناب پیر محمد خان: پوائنٹ آف آرڈر! سپیکر صاحب چہ اذٓن اُوشی دَجمعے اوُس دَقرآن حکم دے خبرہ ختمہ شولہ اوُس بہ حیٔ ءَ مانحہ لہ ٹول۔

جناب سپیکر: سید مرید کاظم صاحب،

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم. جناب سپیکر صاحب! میں آپکی اجازت سے-------(قطع کلامی)

مولانا نظام الدین: قَالَ اللّٰہُ سُبحَانَ وَ تَعالیٰ، اِذَا نُودِیَ لِصلٰوۃَ مِنْ یَومِ الجُمُعَۃَ فَاسْعُوْ اِلیٰ ذِکرِ اللہ وَ ذرُو البَیعُ۔

جناب سپیکر: یہ انکو بولنے دیں.

سید مرید کاظم شاہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم:

جناب پیر محمد خان: نا، اوس خو تقریر کولے نہ شی سوک جی دقرآن پاک آیتونہ دی۔ نو اوس تقریر نہ شی کولے۔

جناب سپیکر: ان کو بولنے دیں، پھر بریک کرتے ہیں،

مولانا نظام الدین: دقرآن مجید حکم دغہ دے.

جناب پیر محمد خان: یہ قرآن کا حکم انہوں نے پڑھ کر سنایا ہے۔

مولانا نظام الدین: اِذَا نُودِیَ لِلصّلوٰۃَ مِنْ یَومِ الجُمعَۃَ فَاسعَوْ اِلیٰ ذِکرِاللّٰہِ وَ ذُرُوَ البُیع۔
جب آذان ہوگئی تو پھر کوئی تقریر نہیں کرسکتا ہاں اگر جمعہ کی تقریر یا خطبہ کرنا ہے تو کر سکتے ہیں، لیکن یہ ہے کہ اس کے علاوہ اور کارروائی نہیں ہوسکتی۔۔۔۔(قطع کلامیاں)

Mr Speaker: Please Please the House is adjourned for Jumma Prayers and we will meet again Insha Allah at 2.30PM.

(اس مرحلے پر جمعۃ المبارک کی نماز کے لئے ایوان کی کارروائی ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔اب بھی بہت سے معزز اراکین اسمبلی Press کر رہے ہیں کہ بس، چیف منسٹر کو ٹائم دینا چاہئیے میرے خیال میں مرید کاظم صاحب بھی تشریف نہیں رکھتے ہیں، تو کیا کیا جائے؟

جناب مشتاق احمد غنی: میرے خیال میں چیف منسٹر صاحب کو موقع دے دیں اور کاظم صاحب اس کے بعد کرلیں گے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سپیکر صاحب! ہمیں بھی موقع ملنا چاہئے۔

جناب سپیکر: چیف منسٹر کو آپ، ہاں جی آنریبل ---- (قطع کلامی)

جناب بشیر احمد بلور: میری درخواست ہے آپ سے کہ پہلے اگر کوئی اور بات کرنا چاہیں، پانچ دس منٹ کرلیں تاکہ لوگ آجائیں، ایک دو آدمیوں کو اگر ٹائم دے دیں دس منٹ تک، کیونکہ لوگ بھی آجائیں ناں، چیف منسٹر صاحب تقریر کر رہے ہوں اور ہال سارا خالی ہو تو وہ بھی بڑی بات ہے۔

جناب سپیکر: نگہت اورکزئی صاحبہ، پلیز

محترمہ یاسمین نگہت اورکزئی: سر تھینک یو جی۔ بہت دیر کے بعد دیر آید درست آید۔ حالانکہ یہ موقع مجھے پرسوں ملنا چاہیئے تھا جناب سپیکر صاحب، لیکن چلیں آج مل گیا، یہ بھی آپ کی مہربانی۔ جناب سپیکر صاحب! میں آپ کے توسط سے اپنی اور پاکستان مسلم لیگ (قائداعظم) کی طرف سے سب سے پہلے نو منتخب وزیر اعلیٰ، جناب اکرم درانی صاحب، آپ کو اور ڈپٹی سپیکر صاحب کو مبارکباد پیش کرتی ہوں اور دعا کرتی ہوں کہ عوام نے حالیہ انتخابات میں ہم پر جس اعتماد کا اظہار کیا ہے اور ہمیں اس ہاؤس میں آنے کا اعزاز بخشا ہے، ہم عوام کے اس اعتماد اور توقعات پر پورے اتریں اور ماضی کی طرح ایک دوسرے پر تنقید برائے تنقید اور کیچڑ اچھالنے کی روایات کو ختم کر دیں، ملک اور قوم کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کے لئے مثالی کردار ادا کریں اور اگر ایسا نہ کیا تو جیسا کہ علامہ اقبالؒ نے ہندوستان کے مسلمانوں کو مخاطب کر کے ایک شعر کہا تھا، کہیں وہ شعر ہم پر ہی صادق نہ آجائے کہ:

؎ نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے، اے ہندوستان والو

تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی، داستانوں میں

میں آج اس موقع پر حزب اختلاف کے چار جماعتی اتحاد کے رہنماؤں اور بالخصوص اپنے قائد سلیم سیف اللہ خان کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ جنہوں نے مجھے ڈپٹی سپیکر شپ کیلئے نامزد کر کے حقیقی معنوں میں خواتین کو معاشرے میں برابری کے حقوق دینے کا وعدہ پورا کر کے اور ہمیں اپنی ذمہ داریوں کا حساس دلا کر یہ ثابت کر دیا کہ انکے دلوں میں خواتین کا احترام ہے بلاشبہ اسلام ایک عظیم اور وسیع مذہب ہے اور اسلام نے ہی عورتوں کو اعلیٰ اور ارفع مقام دیا ہے جس کی پوری دنیا میں نظیر نہیں ملتی ہار جیت تو کھیل کا ایک حصہ ہے مسٹر سپیکر، اصل بات تو جذبوں کی ہے۔ میں وطن پاک کی بانی جماعت اور قائداعظم کی مسلم لیگ سے وابستہ ہونے کا اعزاز رکھتی ہوں اور میرے نزدیک ملک کی تعمیر و ترقی اور جمہوریت کا فروغ زیادہ اہم ہے اور پاکستان کے دستور میں مرد اور عورت کے درمیان کوئی امتیاز نہیں، لیکن اس کے لئے ہمیں اپنی سوسائٹی میں انقلابی تبدیلیاں لانی ہوں گی اور ان اصلاحات کو جاری رکھنا ہوگا جس سے ملک ترقی کی راہ پر گامزن ہوا ہے۔ ان اصلاحات اور اقدامات کے تعطل سے ملک کی رواں گاڑی رک سکتی ہے اس کیلئے میں آپ کو یقین دلاتی ہوں کہ اس صوبے کی ترقی اور یہاں کے عوام کے حقوق کے حصول کیلئے ہم سرحد حکومت کا بھرپور ساتھ دیں گے کیونکہ:۔

؎ تم بدلنا چاہتے ہو صرف نامِ میکدہ

اور ہم بدلنا چاہتے ہیں کل نظام میکدہ

لیکن اس کے لئے جناب والا، ضروری ہے کہ صوبائی حکومت بھی مرکز سے بھرپور تعاون کرے کیونکہ جو قومیں اپنے مرکز سے جدا ہو جاتی ہیں، وہ اپنا مقام اور حیثیت کھو دیتی ہیں کیونکہ صوبے اور مرکز مل کر ایک چین بنتے ہیں اور اسی سے قوموں میں صحیح یکجہتی اُجاگر ہوتی ہے. میں اپنے تمام معزز اراکین اسمبلی سے درخواست کرتی ہوں کہ آیئے مل کر ایک دوسرے کی رائے کا احترام کریں اور اس ایوان کو متفقہ طور پر ایک دوسرے کی خامیوں کو دور کر کے چلائیں اور بالخصوص وہ خواتین جو ارکان اسمبلی منتخب ہو کر یہاں پہنچی ہیں، قانون سازی کے عمل میں مردوں کے شانہ بشانہ کام کریں کیونکہ پاکستان ہمارا فخر ہے، اور صوبہ سرحد ہماری غیرت ہے.

<u>جناب سپیکر</u>: شگفتہ ناز صاحبہ! بس، تھینک یو ویری مچ۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: صوبہ سرحد ہماری غیرت ہے آیئے ملکر جمہوریت کی فروغ کیلئے بلا امتیاز مردوں کے

ساتھ جدوجہد کریں Desist بھی کریں اوراس صوبے کے عوام کیلئے ہم ان کے ساتھ ہیں۔۔۔(قطع کلامی)

محترمہ شگفتہ ناز: جناب سپیکر صاحب!۔۔۔(قطع کلامی)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: آخر میں میں اتنا کہوں گی کہ دوران منصب آپ کو ہماری تعمیری کردار کا بھرپور مقابلہ بھی کرنا ہوگا کیونکہ:

؎ میرے کارواں میں شامل کوئی کم نظر نہیں ہے ☆ جو نہ مٹ سکے وطن پہ، میرا ہمسفر نہیں ہے

شکریہ

محترمہ شگفتہ ناز: شروع کرتی ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے جناب سپیکر! میں سب سے پہلے آپ کو اس معزز ایوان کا سپیکر اور جناب اکرم درانی صاحب کو قائد ایوان منتخب ہونے پر اپنی طرف سے اور اپنی تمام رفقاء خواتین اراکین اسمبلی کی جانب سے دلی مبارکباد پیش کرتی ہوں اور دعا کرتی ہوں کہ ربِ ذوالجلال آپ کو اپنی ذمہ داریاں بطریق احسن پوری کرنے اور صوبہ سرحد کے عوام کی خدمت کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ میں اس موقع پر صوبہ سرحد کے عوام کا بھی دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتی ہوں، جنہوں نے متحدہ مجلس عمل بھرپور اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ میں ایک بار پھر اس عزم کا اعادہ کرتی ہوں کہ متحدہ مجلس عمل کی حکومت اپنی تمام تر کوشش اور صلاحیتیں صوبے میں اسلام کے عملی نفاذ اور عوام کی فلاح و بہبود کے لئے خرچ کرے گی۔

جناب سپیکر! پاکستان کے عوام بالعموم اور صوبہ سرحد کے عوام بالخصوص غربت، مہنگائی اور بے روزگاری کے ہاتھوں پسنے کے ساتھ عدل وانصاف سے بھی محروم ہیں۔ غریب عوام کا کوئی پرسان حال نہیں اور ان کے مسائل میں روز بروز اضافہ ہوتا چلا جارہا ہے۔ ماضی کے حکمرانوں نے گذشتہ پچپن سالوں سے عوام کے دکھوں کا مداوا کرنے کی بجائے اپنے بینک بیلنسوں، اثاثوں میں اضافہ اور مفادات کے حصول کیلئے تمام صلاحیتیں صرف کی ہیں۔

جناب سپیکر: شکریہ، شکریہ۔ بس تشریف رکھیئے۔

مولوی عبدالرزاق: جناب سپیکر!-----(قطع کلامی)

محترمہ شگفتہ ناز: جناب سپیکر صاحب! میں آپ کے توسط سے------(قطع کلامی)

جناب سپیکر: لیڈر آف دی ہاؤس سے استدعا ہے To please take the floor

<u>جناب جمشید خان</u>: جناب سپیکر صاحب! ہم نے بھی کچھ کہنا تھا----- (قطع کلامی)

<u>محترمہ شگفتہ ناز</u>: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے جناب اکرم خان درانی کو وزیراعلیٰ منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتی ہوں اور اسکے ساتھ ساتھ ان کو یہ یقین دلاتی ہوں کہ اسلام کی سربلندی اور پاکستان کی بقاء کیلئے---- (قطع کلامی)

<u>قاضی محمد اسد خان</u>: جناب سپیکر! ریکویسٹ کی جاتی ہے کہ جب تک معزز اراکین سب تشریف نہ لائیں، اس وقت تک C.M کی تقریر شروع نہ کی جائے۔

<u>محترمہ شگفتہ ناز</u>: انشاءاللہ ہم سب سے پہلے آپ کا ساتھ دیں گے اور انشاءاللہ ہم صف اول میں آپ کے ساتھ رہیں گے۔

<u>جناب سپیکر</u>: لیڈر آف دی ہاؤس

<u>شہزادہ محمد گستاسپ خان</u>: جناب سپیکر! لیڈر آف دی ہاؤس کو تمام ممبران سننا چاہیں گے، تو تشریف آہستہ آہستہ لا رہے ہیں، اگر آپ تب تک ہمیں موقع دے دیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: اس کا مطلب یہ کہ آپ وقت مانگ رہے ہیں؟

<u>شہزادہ محمد گستاسپ خان</u>: نہیں، میں آپ سے اجازت چاہتا ہوں، دو چار لفظ کہنے کی۔

<u>جناب سپیکر</u>: شہزادہ صاحب! ابھی تو شروعات ہے، کافی وقت پڑا ہے آپ بولتے رہیں گے، میں سنتا رہوں گا۔

<u>شہزادہ محمد گستاسب خان</u>: چلیں ٹھیک ہے اگر----

<u>جناب سپیکر</u>: بس میرے خیال میں بہت سارے معزز اراکین ایوان میں تشریف لا چکے ہیں اور جو باہر کہیں گھوم رہے ہیں تو میں ان سے استدعا کرتا ہوں کہ وہ فوراً ایوان میں آ جائیں. لیڈر آف دی ہاؤس پلیز۔

<u>شہزادہ محمد گستاسپ خان</u>: اچھا جی، چلیں۔

(قائد ایوان کا سپاس تشکر)

<u>جناب محمد اکرم خان درانی</u> (قائد ایوان) محترم سپیکر صاحب! میں مشکور ہوں آپ کا، آپ کے بعد اس ہاؤس میں ہمارے متحدہ مجلس عمل کے ممبران صوبائی اسمبلی کا، خواتین ممبران اسمبلی کا، مسلم لیگ (ن) کے انور کمال خان اور انکے

ساتھیوں کا اور اس کے بعد سردار عنایت اللہ خان صاحب تو یہاں پر نہیں ہیں ان کا اور تمام آزاد اراکین، اس کے بعد تحریک انصاف کے میاں نثار گل صاحب کا اور ساتھ صوابی قومی محاذ کے محترم ڈاکٹر سلیم صاحب کا، اور اسکے بعد پورے اس ہاؤس میں اپوزیشن کا، جتنی بھی جماعتیں ہیں، پارلیمنٹرین، آفتاب شیر پاؤ گروپ (ق) گروپ، ان سب ممبران اسمبلی کا انتہائی مشکور رہوں. جن لوگوں نے مجھ پر اعتماد کیا ان کا بھی انتہائی مشکور رہوں اور جن لوگوں نے اپوزیشن کا ساتھ دیا، ان کا بھی مشکور رہوں یہ ایک جمہوری عمل ہے اپوزیشن اور حکومت ایک گاڑی کے دو پہیئے ہیں یہ جب ساتھ چلیں گے تو یہ گاڑی بہت اچھے انداز سے چلے گی۔ انشاء اللہ میں دونوں اطراف کے ممبران اسمبلی کو اپنی طرف سے متحدہ مجلس عمل کے ممبران کی طرف سے، سپیکر صاحب کی طرف سے اور ہمارے باقی ساتھی جو ہمارے ساتھ ہیں، ان کی طرف سے اپوزیشن کو یہ اطمینان دلانا چاہتا ہوں کہ وہ ہمارے بھائی ہیں اپنے حلقے کے عوام نے ان پر اعتماد کیا ہے اور حلقے کی طرف سے جس آدمی پر اعتماد کیا جائے، اسکے حلقے کے حقوق، اس کی عزت اور جمہوریت میں ایک ممبر صوبائی اسمبلی کا جو اپنا وقار ہے، عزت ہے، وہ منتخب ہونے کے بعد ایک Cream کی حیثیت سے اس اسمبلی میں آتا ہے. ہم اپوزیشن کو اور حکومتی اراکین کو انشاء اللہ ایک ہی نظر سے دیکھیں گے پہلے بھی ہم نے یہاں پر پریس کے بھائیوں کو، جب بھی موقع ملا، انہوں نے پوچھا تو ہم نے ان کو یہی جواب دیا تھا کہ ہم اس کے قائل نہیں ہیں کہ اپوزیشن کو دیوار سے لگائیں ان کا خیال نہ رکھا جائے ان کے حلقے کے جو حقوق ہیں ان کو نہ دیئے جائیں. میرے خیال میں یہ ایک جمہوری عمل نہیں ہوگا. ہم جمہوری لوگ ہیں انشاء اللہ یہ ثابت کریں گے، پچھلے بھی حکومتیں آئی ہیں۔ یہاں پر ہمارے ساتھ بڑے تجربہ کار پارلیمنٹرین موجود ہیں، انہوں نے وہ وقت بھی دیکھا ہوگا، میں آپ سب ممبران اسمبلی کو یہ باور کرانا چاہتا ہوں کہ آپ لوگوں نے جو اعتماد کیا ہے، میں آپ پر یہ ثابت کروں گا کہ صوبائی اسمبلی کے ممبر کی جو حیثیت ہے، جو مقام ہے انشاء اللہ آپ دیکھیں گے کہ اپنے حلقہ نیابت میں میں حکومت کے ذمہ دار افسران سے، ایڈمنسٹریشن کے لوگوں سے یہی بات کروں گا تا کہ ان لوگوں کو جتنی میری عزت کرنا ہے، اس سے زیادہ انہیں اسمبلی کے ممبران کی عزت کرنا پڑے گی۔۔۔۔ (تالیاں) کسی بھی موقع پر ایک منتخب ممبر کی جو جائز بات ہو یا جو اس کا مقام ہو اور کوئی اس میں رکاوٹ ڈالے یا اس انداز میں اس کے ساتھ آئے کہ کسی حلقے کا ممبر اس سے ناراض ہو، تو یہ سمجھے کہ اس ایوان کا قائد یقیناً اس سے ناراض ہوگا۔۔۔ (تالیاں) باقی میں نے پہلے ان الفاظ میں پریس کے بھائیوں کا شکریہ ادا نہیں کیا، تا ہم فوٹو گرافر جو یہاں موجود ہیں، اور باہر سے آئے ہوئے جو ہمارے دوست ہیں، میں ان سب کو یہاں آنے پر خوش آمدید کہتا ہوں اور صحافی حضرات جو ہیں، وہ جو کچھ ہمارے ساتھ مل کر کر سکتے ہیں میرے خیال میں ہم سے زیادہ وہ

کچھ کریں گے اوران کوبھی میرے خیال میں اس گیلری میں بہت دنوں کے بعد، تین سالوں کے بعد یہاں پر بیٹھنے کا موقع ملا ہے میں انہیں بھی خوش آمدید کہتا ہوں اور یہ ہمارے ایوان کے جتنے ممبران ہیں، ان کو بھی اب کچھ اپنی پالیسی پر بھی آ ؤنگا لیکن اس صوبے میں ہمارے کچھ بزرگ رہے ہیں جن کی بہت زیادہ خدمات ہیں اس صوبے کے حوالے سے، اس قوم کے حوالے، اس ملک کے حوالے سے اگر میں ان کا ذکر نہ کروں تو میرے خیال میں یہ ٹھیک نہیں ہوگا ہمارے قائد مولانا مفتی محمود صاحب، خان عبدالغفار خان صاحب، خان عبدالقیوم خان صاحب اور ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب جو کہ ہمارے یہاں پارلیمنٹرین رہے ہیں، میں ان کوخراج تحسین پیش کرتا ہوں انکی خدمات پر اور میں انشاء اللہ مفتی محمود صاحب کا پیروکار ہونے کے ناطے ان کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کروں گا۔۔۔(تالیاں) ان کی خدمات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہیں اور یہ بھی آپ لوگوں کو یقین دلاتا ہوں کہ اس صوبے کے حقوق کے لئے اسلامی نظام کے قیام کے لئے ہم انتہائی کوشش کریں گے اور کبھی اصولوں کی پاسداری اور صوبائی حقوق کے تحفظ کے لئے اگر کوئی ایسی قربانی دینی پڑی جس طرح مولانا مفتی محمود صاحب نے پیش کی جو استعفی اس ایوان میں پیش کیا تھا، میں آپ سے اس فلور پر وعدہ کرتا ہوں کہ ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے پہلا شخص میں ہوں گا کہ استعفی پیش کروں گا۔۔۔(تالیاں) باقی ہمارے متحدہ مجلس عمل کے اکابرین ہیں ان میں قاضی حسین احمد صاحب، مولانا فضل الرحمٰن صاحب، سمیع الحق صاحب، مولانا شاہ احمد نورانی صاحب، علامہ ساجد نوقی صاحب اور پروفیسر ساجد میر صاحب، ہم ان کی رہنمائی حاصل کریں گے اور وہ ہماری رہنمائی کریں گے. وہ جو بھی حکم دیں گے، ان کے اصولوں پر ہم کاربند رہیں گے اور انشاء اللہ ہم کوشش کریں گے کہ اس صوبے کو ترقی کی راہ پر چلائیں اس کے علاوہ ہماری حکومت کی کچھ ترجیحات ہیں. سب سے پہلے متحدہ مجلس عمل کا منشور ہے اس میں اسلامی نظام کا نفاذ ہے ہم نے پہلے بھی یہی عرض کیا تھا مختلف فورمز پر اور اس ایوان میں آج بھی اس پر قائم ہیں کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی جو رپورٹ ہے مرکز میں بھی اور صوبوں میں بھی ان کو انشاء اللہ، چونکہ یہاں پر بشیر بلور صاحب نے بھی اچھے انداز سے ویلکم کیا ہے، اگر ہم سب مل کر اسکے لئے کوشش کریں گے تو اسلامی نظام لانے میں صوبے کے ساتھ جس حد تک ہوسکتا ہے اس میں ہمیں کوئی رکاوٹ نہیں ہے اور اس اسمبلی نے پہلے بھی ایک متفقہ قرارداد پاس کی تھی اسلامی نظام لانے کے لئے اور انشاء اللہ ہماری سب سے پہلے کوشش یہی ہوگی اور اس دوران ہماری خوش قسمتی یہ ہے کہ اس ایوان میں بڑے قابل قدر علماء حضرات ہمارے ساتھ شامل ہیں انشاء اللہ وہ بھرپور طریقے سے اسلامی نظام لانے کے سلسلے میں کوشش کریں گے۔ اس کے بعد ہمارا دوسرا مسئلہ امن وامان کا ہے اس صوبے میں امن وامان کو بحال کرنا ہماری ترجیح

ہوگی۔ کیونکہ ہر ایک حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ اپنے عوام کو عزت اور جان و مال کا تحفظ دیں انشاءاللہ ہم کسی طرح بھی امن وامان کے سلسلے میں ایسا کوئی سمجھوتہ نہیں کریں گے جس سے امن وامان میں خلل پڑے اور نہ کسی کی یہ کوتاہی برداشت کریں گے یہاں پر جتنے بھی ہمارے ساتھ ایڈمنسٹریشن کے لوگ ہیں، یہ بھی اس صوبے سے تعلق رکھتے ہیں، ہمارے بھائی ہیں، تجربہ کار لوگ ہیں، ان سے ہم استفادہ ضرور حاصل کریں گے اور ان کے تعاون سے انشاءاللہ ہم امن و امان کا مسئلہ ٹھیک کرائیں گے اس کے بعد ہماری کوشش ہوگی کہ تعلیم پر خصوصی توجہ دی جائے چونکہ ہمارے صوبے کا سارا بوجھ جو ہے یہ پشاور کی یونیورسٹی اور یہاں کے کالجوں پر ہے اور ہمارے دور دراز کے جو اضلاع ہیں، وہ ان سہولتوں سے محروم ہیں، ہم کوشش کریں گے کہ تعلیم کے لئے بھی ہر ایک جگہ وہ سہولت دیں جس کے لئے دارالخلافہ میں لوگوں کو آنا نہ پڑے۔ اس کے بعد صحت کے لحاظ سے ہماری دوسری ترجیح ہوگی۔ ہسپتالوں کو ٹھیک کرنا ہے اور ایسے اضلاع جہاں پر یہ سہولتیں نہیں ہیں، انشاءاللہ ہم کوشش کریں گے کہ وہاں کے لوگوں کو بھی اسی جگہ وہی سہولتیں مہیا کریں۔ صنعت کاری کیلئے ہم کوشش کریں کہ اس صوبے میں بہت سے بند کارخانے ہیں۔ ان کو چالو کرنے کیلئے ہم کوشش کریں گے اور جب ہم امن و امان کا مسئلہ ٹھیک کرلیں گے، اس کے بعد انشاءاللہ باہر کے لوگ بھی آئیں گے اور یہاں پر اپنی سرمایہ کاری کریں گے اور ہم مرکزی حکومت کے ساتھ بھی یہ کوشش کریں گے، اچھے تعلقات رکھیں گے کیونکہ ہم سمندر سے کافی فاصلے پر ہیں اور رسل و رسائل پر بہت اخراجات آتے ہیں، صنعت کے لئے وہ Facilityes اور مراعات اس صوبے کو مل جائیں یا سیلز ٹیکس میں کچھ چھوٹ مل جائے تاکہ اس ضمن میں بھی برابری کی بنیاد پر سہولتیں میسر ہوں اور یہاں پر بے روزگاری کا جو مسئلہ ہے اس طریقے سے انشاءاللہ حل ہوگا دوسری ترجیح ہماری زراعت کیلئے ہوگی اس صوبے کی کافی آبادی بنجر پڑی ہے ہمارے پاس کافی ہموار زمین ہے اگر ہم اس پر توجہ دیں اور چھوٹے ڈیم بنائیں، بارانی ڈیم بنائیں جس پر خرچہ کم ہو اور اس سے آمدن زیادہ ہو تو اس سے انشاءاللہ ہمارا صوبہ ترقی کرے گا اور لوگوں کو روزگار مہیا ہوگا شاہراہوں پر انشاءاللہ ہم خصوصی توجہ دیں گے ہمارے کچھ ایسے اضلاع ہیں جہاں سے لوگوں کو یہاں تک آنا مشکل پڑتا ہے ہم یہاں پر اپنے آفس میں زیادہ وقت نہیں لگائیں گے میں خود بھی اور وزراء بھی مختلف اضلاع کا دورہ کریں گے اور وہاں کے لوگوں کے ساتھ مل بیٹھ کر ان لوگوں کے مسائل سن کر، یہاں پر ایک تلخ تجربہ یہ بھی رہا ہے کہ صوبے کی پلاننگ جو ہے، وہ صرف یہاں پر بیوروکریسی خود بناتی ہے، وہ اضلاع سے ناواقف ہوتے ہیں۔ لیکن یہاں پر ایک ہی سلسلہ چلتا ہے کہ ایک ہی طرز پر ہر ایک ضلع کو وہ اس طرح رکھ دیتے ہیں ADP میں، کہ ہم نے ہر حلقے پر دو دو، تین تین ٹیوب ویل دیئے ہیں یا ایک ایک سڑک دی ہے نہ ان

اضلاع کے جو منتخب نمائندے ہیں، ان کو پہلے بیٹھا کر ان کی تجاویز سنیں کہ ان کے حلقوں میں کس چیز کی ضرورت ہے؟ وہ بہتر جانتے ہیں بہ نسبت اس شخص کے کہ وہ پشاور سے ساری پلاننگ کرے انشاء اللہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں (تالیاں) کہ یہ ساری پلاننگ آپ لوگوں کی مشاورت سے ہوگی کیونکہ آپ لوگ بہتر جانتے ہیں کہ آپ کے حلقے میں کن کن چیزو ں کی ضرورت ہے انشاء اللہ ہم ان ضرورتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اسی طرح اے ڈی پی بنائیں گے۔ شراب خانے اور جوے کا جو دھندا جن اضلاع میں چل رہا ہوگا، آج سے ہم ایڈمنسٹریشن کو یہ ہدایات دیتے ہیں کہ فوراً اس پر عمل کیا جائے۔۔۔(تالیاں) اور فحاشی کے اڈے (تالیاں) اسکے بعد نماز کے اوقات میں یہ بسسز اور کوچیز، کے ڈرائیور صاحبان، سواریاں انکو یہ ریکویسٹ کرتے ہیں کہ نماز کا وقت ہے اور وہ نماز کیلئے ٹائم نہیں دیتے ہیں اگر کہیں پر بھی کسی مسافر نے کمپلینٹ کی کہ میں نے نماز کیلئے بس یا کوچ رکوانے کی کوشش کی لیکن اس نے نہیں روکی تو قانون کے مطابق انشاء اللہ ہم اس کو سزا دیں گے۔۔۔۔(تالیاں) مسافر گاڑیوں میں ٹیپ ریکارڈ اور وی سی آر کا خاتمہ کریں گے کیونکہ وہاں پر نہ صرف اس سے ایکسیڈنٹ ہوتے ہیں بلکہ ایسے اشخاص بھی ہوتے ہیں بسسز اور کوچز میں کہ کچھ وی سی آر کو پسند کرتے ہیں، کچھ پسند نہیں کرتے ہیں تو اکثر اس پر جھگڑے ہوتے ہیں، ہم اپنے صوبے میں اس پر عمل کریں گے اور کسی بس اور کوچ میں ہم وی سی آر اور ٹیپ لگانے کی اجازت نہیں دیں گے۔۔۔(تالیاں)...... ہمارے جتنے ٹرانسپورٹ کے اڈے ہیں، ان میں مردوں کے لئے نہ تو نماز کی جگہ ہے لیکن جہاں پر بھی خواتین ان بسسز اڈوں میں آتی ہیں تو ان کے لئے نہ نماز کی سہولت ہے اور نہ وضو کی سہولت ہے۔ ہر ایک اڈے پر انشاء اللہ خواتین کیلئے وضو اور نماز کی جگہ الگ ہوگی۔۔۔۔(تالیاں) ہم سب، جس طرح سراج صاحب نے بھی کہا کہ ہم قانون کا احترام کریں گے، پہلے میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں، سراج صاحب نے کہا بھی تھا لیکن انکے الفاظ کو دہراتا ہوں، انشاء اللہ پہلے میں اور میرے منسٹرز سارے قوانین اپنے اوپر لاگو کریں گے اور اسکے بعد جو ایڈمنسٹریشن ہے، اس سے بھی یہی توقع رکھتے ہیں کہ وہ قانون کے دائرہ کار میں رہتے ہوئے اپنے فیصلے کریں۔ باقی میں آپ لوگوں کو یہ بھی یقین دلاؤں کہ ہمارے فیصلے ذاتی حیثیت کے نہیں ہوں گے، اس میں آپ لوگوں کی تجاویز ہوں گی ایسے کام جس ممبر اسمبلی یا ہمارے صحافی حضرات ہیں، ان کے علم میں ہو، وہ ہمارے سامنے لائیں ہم اسکے لئے ایک مشاورتی کمیٹی بنائیں گے اور انشاء اللہ جتنی بھی تجاویز ہوں گی، ان پر انشاء اللہ ہم صحیح عمل کریں گے میں آپ لوگوں کا زیادہ وقت نہیں لیتا آخر میں پھر ممبران اسمبلی کا، صحافی حضرات کا، فوٹوگرافرز، خواتین ممبران اسمبلی کا اور آئے ہوئے دور دراز سے ہمارے دوست، ان کو خوش آمدید کہتا ہوں اور انشاء اللہ کوشش کریں گے ہم مل بیٹھ کر اس اسمبلی کو بہتر

طریقے سے چلائیں۔اور آپ لوگوں سے بھی یہی اُمید رکھتا ہوں اور بڑی فخر کی بات یہ ہے کہ اس دوران ہم سارے ملے جلے لوگ آئے ہیں،ایک ہی طبقے کے ہیں.وہ لوگ نہیں ہیں جو کہ ادھر آئے تھے اور وہ عام لوگوں کی تکالیف سے بے خبر ہوئے تھے،ہم سارے مڈل طبقے کے لوگ ہیں،ایک دوسرے کی تکالیف سے خوب واقف ہیں اور انشاءاللہ ہم کوشش کریں گے،وہ تکالیف جو ہیں،کچھ باتیں ایسی بھی ہیں جو کہ ہمارے بس میں ہیں لیکن ہر ایک ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ میٹنگ کر کے انشاءاللہ اس کو قانون کا پابند بنائیں گے آخر میں پھر میں آپ سب کا شکر گزار ہوں.اور آپ لوگوں نے مجھ پر جو اعتماد کیا ہے،انشاءاللہ، میں آپ سے یہ وعدہ کرتا ہوں کہ میں اس اعتماد کو ہرگز ٹھیس نہیں پہنچاؤں گا بہت بہت مہربانی۔۔۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: شکریہ جی!اس سے پہلے کہ میں Prorogation order سناؤں میں معزز ممبران صاحبان کا انتہائی تہہ دل سے مشکور ہوں کیونکہ انہوں نے ان دوسیشن میں انتہائی تعاون،صبر وتحمل،قواعد وضوابط کی پابندی کی تو میرے پاس الفاظ نہیں کہ میں ان کا شکریہ ادا کروں لیکن انشاءاللہ آئندہ کے لئے بھی جتنے اجلاس ہوتے رہیں گے،ان سے یہی توقع رکھونگا اگر چہ یہ بھی اپنی جگہ ایک حقیقت ہے کہ ہم میں سے اکثریت معزز ممبران نئے ہیں،ان کو تجربہ نہیں ہے لیکن Really ان کی Representation اور اسمبلی میں ان کی Contribution میں نے جس انداز سے سنی تو میں ان کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں Thank you very Much Prorogation Order

معزز اراکین اسمبلی قائد ایوان کے تعین کے ساتھ ہی موجود اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوتی ہے لہذا اجلاس کو غیر معینہ مدت کے لئے Prorogue کیا جاتا ہے Thanke You

(اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت تک کے لئے ملتوی کر دیا گیا)